امام العارفین سید تاج الاولیاء سلطان المشائخ

قبلہ حضور شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مؤلف

غلام سرور رانا

پروفیسر
گورنمنٹ کالج لاہور
فون نمبر : 7416713-7460034

برائے ایصالِ ثواب
سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حاجی میاں محمد عثمان مرحوم مغفور

سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ
طالب دعا
میاں خوشی محمد ہجویری
19۔ مین بازار داتا دربار لاہور پاکستان فون: 7225788

Marfat.com

حضور پُرنور شافع یوم النشور رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار پُرانوار ابوا شریف

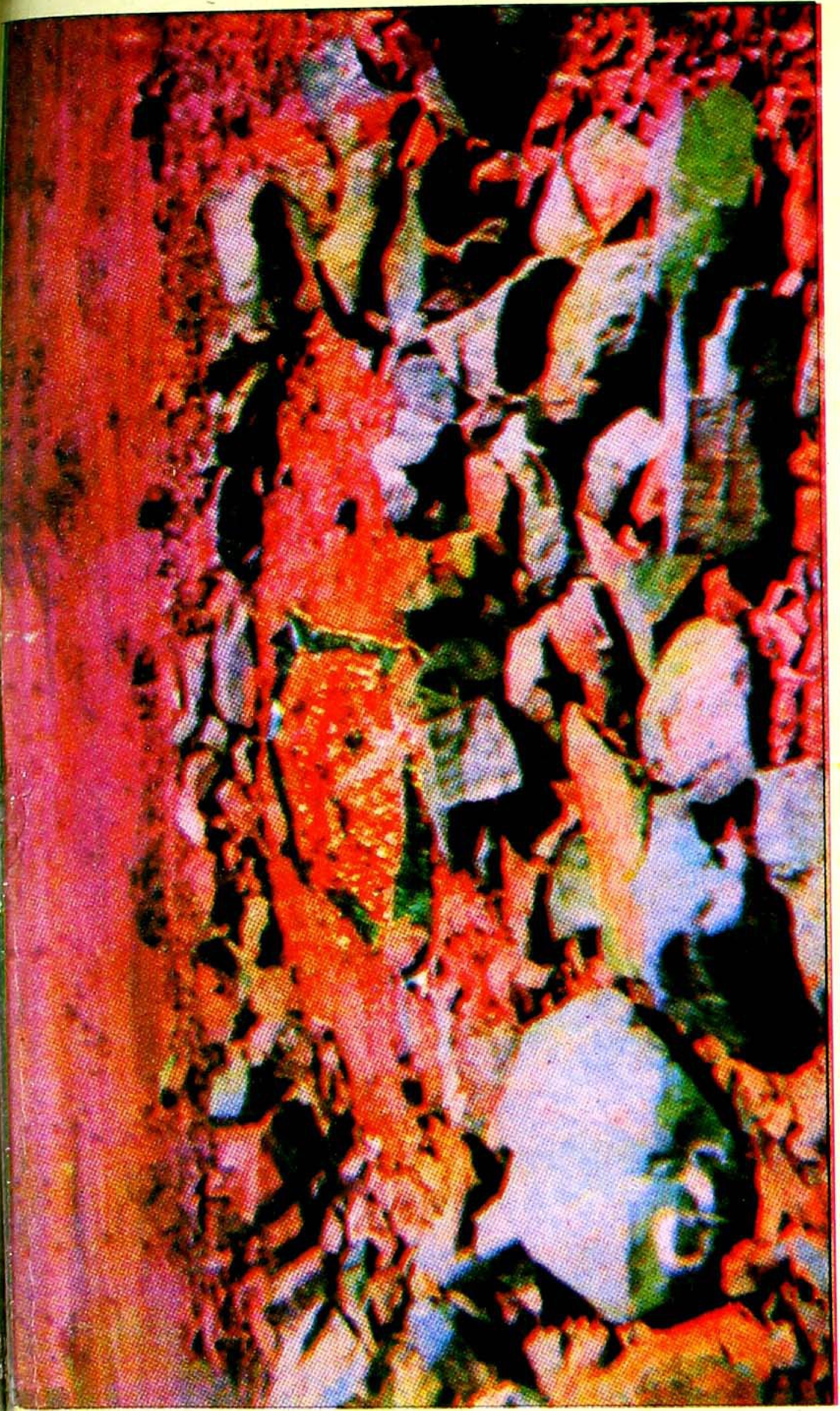

عظیم خُوش نصیب نوجوان مِلّت الحاج میاں محمد عثمان مرحوم ومغفور سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے جان کا نزرانہ دے کر اُمتِ مسلمہ پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے مزارِ عالیہ کی تصویر کشی کی سعادت حاصِل کر کے احسانِ عظیم کیا۔

5153

احوال و آثار

امام العارفین سرتاج الاولیاء سلطان المشائخ

قبلہ حضور شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پروفیسر غلام سرور رانا
گورنمنٹ کالج لاہور
فون نمبر: 7460034 - 7416713

ذخیرہ

شیخ میاں خوشی محمد ہجویری
سجادہ نشین
دربار دربار السید مخدوم علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ
19- مین بازار لاہور پاکستان، فون: 7225788

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ

انتساب

81455

مرشد طریقت (حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن حسن الختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام

"میرے پیر و مرشد (خداوند قدوس ان سے راضی ہو) ہمیشہ مریدوں کو یہ تلقین کیا کرتے تھے کہ دیکھو جب تک نیند کا غلبہ نہ ہو جائے' سویا مت کرو اور جب سو کر اٹھو تو دوبارہ جلدی سونے کی کوشش نہ کرو کہ خواب ثانی حق پرست مرید پر حرام ہے۔"

(صاحب کشف المحجوب شریف)

ہدیہ۔۔۔۔نگاہے گاہے

داتا کی نگری عروس البلاد لاہور

۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۳ ہجری
برموقع ۹۵۸ واں عرس مقدس حضور
داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذخیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام العارفین سرتاج الاولیاء سلطان المشائخ
حضور قبلہ عالم شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نغمہ کجا و من کجا ساز سخن بہانہ ایست
سوئے قطار می کشم ناقہ بے زمام را

پس منظر:

مخدوم الاولیاء، سلطان الاصفیاء، زبدۃ السالکین، حجتہ الکاملین، سند الواصلین، مظہر العلوم الخفیہ والجلیہ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن عثمان (سفینۃ الاولیاء ص ۱۴۶۔ آئین اکبریٰ ۳۷:۲۷۸) ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس گروہ قدسی کے امام ہیں جو حضور سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال محبت و اتباع سے ولایت و عرفان کے ارفع و اعلیٰ مقامات پر فائز المرام ہو کر خلافت الٰہیہ اور فخر دو عالم نور مجسم حضرت سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت کبریٰ کے منصب جلیلہ پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے اللہ جل مجدہٗ کے پیارے محبوب کی محبت میں اپنے آپ کو فنا کر دیا ہوتا ہے۔ لہٰذا مقام محبوبیت عطا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے زمین پر نیابت الٰہیہ اور مظہر انوار خدا اور نائب محبوب خدا کا مقام حاصل کرتے ہیں کیونکہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے یعنی جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نور و روشنی پر ہوتا ہے اور جسے اللہ جل مجدہٗ انشراح صدر کی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے تو اسے انوار و تجلّیات سے بھی نوازا جاتا ہے اور عالم بالا سے

Marfat.com

جوانوار اس کے قلب پر وارد ہوتے ہیں۔ ان کے توسل سے کشف حقائق ہوتا ہے جو اہل حقیقت کے لئے گنجینۂ اسرار و رموز اہل معرفت کے لئے مفتاح باب عرفان اور مرقاۃ رفعت لامکان ہوتے ہیں اور انہیں قرآن مجید' فرقان حمید اور احادیث مبارکہ کا صحیح فہم وادراک ہو جاتا ہے۔

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینے میں

سیّدنا حضرت شیخ ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاہور تشریف آوری

سب سے پہلے جس قابل ذکر مقدس ہستی نے لاہور میں قدم رنجہ فرمایا۔ ان کا اسم گرامی حضرت اسماعیل بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ (۴۴۸ ہجری) ان کے بعد حضرت ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید خاص امام الولیاء زبدۃ السالکین حجتہ الکاملین' سند الوصلین مطہر العلوم الخفیہ والجلیہ مرشدنا سیّدنا حضرت شیخ ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں اولیائے امت میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے' نے یہاں قدم رنجہ فرمایا۔ (شیخ محمد اکرم آب کوثر ص ۷۶'۷۷)

انہی مقدس ہستیوں کی وجہ سے اس ظلمت کدۂ لاہور میں توحید و سنت کے چراغ روشن ہوتے رہے۔ بادشاہوں نے تلوار کے ساتھ لوگوں کے جسم فتح کئے اور اولیائے عظام نے اخلاق و کردار کی شمشیر سے ارواح پر سکہ جمایا اور وہ عظیم الشان کارنامے انجام دیئے جن کی مثال نہیں ملتی۔ وہ حسن و اخلاق کے پیکر' بنی نوع انسان کے سچے خیر خواہ اور مخلص ہمدرد تھے۔ آج بھی کروڑوں مسلمانوں کا وجود انہی فاقہ کش خرقہ پوشوں کی مساعی جمیلہ کا مرہون منت ہے۔ شاعر مشرق حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ اس مقام پر کیا خوب فرماتے ہیں۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادات ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی

Marfat.com

الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

تاریخ اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ جب آپ یہاں تشریف لائے تو لاہور بدھ مت کے پرستاروں کا مرکز تھا عوام کے قلوب میں خیر کی چنگاری موجود تو تھی لیکن برہمنی سامراج اس کوشش میں تھے کہ مہاتما بدھ کو ایک معبود کی شکل دے دی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ مہاتما بدھ کی وفات کے بعد بھی کئی سال تک بدھ مت ہندو دھرم کے فرقے کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ بلکہ یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ ہندو دھرم ایک ذیلی فرقے کی حیثیت سے بدھ مت کی صورت میں رواج پا چکا تھا۔ مہاتما بدھ کی مورتیوں کی پوجا کی جا رہی تھی۔

کشف المحجوب شریف سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی دفعہ جب لاہور تشریف فرما ہوئے تو اس وقت قیام نہایت ہی قلیل تھا۔ یہ عرصہ بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبلیغ و اشاعت اسلام میں گزارا لیکن دوسری مرتبہ قیام مستقل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی و روحانی فیض چونتیس سال تک جاری رہا جو بھی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اسے علم و عرفان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ؓ کا لقب ''گنج بخش'' مشہور ہو گیا۔ قیام لاہور کے دوران آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مراسم شیخ حسام الدین لاہوری سے نہایت اچھے تھے۔ موصوف نہایت ہی جید عالم اور صوفی منش درویش تھے۔ ۷۸ سال کی عمر میں انتقال پر ملال ہو گیا۔ ان کے آخری وقت حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالی عنہ موجود تھے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی:

> ''میری جان دعا کرو کہ میرا خاتمہ ایمان اور اسلام پر ہو۔ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخری سانس کے وقت ان کی زبان سے یہ سنا۔
>
> الٰہی! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ حسام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نصیحت کے لئے عرض کی تو انہوں نے فرمایا:

> ''اے ابوالحسن! ہر وقت لوگوں کی دل جوئی کرنا۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ کسی کو رنج نہ پہنچانا۔ ان سب نیکیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کو اپنا یار و

Marfat.com

مددگار جاننا۔ اپنا علم برباد نہ کرنا۔ مال و دولت کو فتنہ سمجھنا۔ میری طرف دیکھ میں نے جو کچھ کیا' وہی میرے سامنے ہے اور وہی میرے ساتھ جائے گا۔ وہی آگے چل کر میرے کام آئے گا۔ پس تجھے ایسے ہی کام کرنا چاہئیں جو تیرے کام آئیں۔"

کسی نے ایسے موقع پر کیا خوب کہا ہے:

وفور شوق سے اہل نظر پہ کیا گزرے
متاع درد کہ ہے عالم سفر کیلئے
وہ جذب عشق کہ پنہاں میرے خمیر میں ہے
نہیں وہ راز نہیں صاحب نظر کیلئے
تیری نذر سے یہ سرمایہ بہار مرا
ورائے شاخ تیرا ہاتھ ہے ثمر کیلئے

تذکرہ اولیائے جدید مرتبہ حاجی فضل احمد لاہور شمارہ جنوری فروری 1972 ص 10 در مضمون حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پروفیسر غلام سرور رانا اس طرح رطب للّسان ہیں:

سب سے پہلے جس غیر مسلم کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حلقہ بگوش اسلام کیا۔ وہ والی کابل کی طرف سے پنجاب کا نائب حاکم رائے راجو تھا۔ جو ہندو تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے فیض سے مستفید فرما کر شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب سے نوازا۔ اس کی نسل کئی صدیوں تک مزار عالیہ کی متولی رہی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی اولاد نہ تھی قبول اسلام کے بعد شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عظیم مبلّغ بن گئے اب ان کے شب و روز عبادت و ریاضت اور مجاہدات میں بسر ہونے لگے۔ موصوف ممدوح نے ساری زندگی حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں گذار دی اور وہ روحانی فیض حاصل کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

علوم ظاہری و باطنی سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شبانہ روز زہد و تقویٰ اور ریاضیات و

Marfat.com

مجاہدات کے باعث جملہ منازل تصوف پہلے ہی طے فرمالی تھیں۔ کیونکہ بقول حضرت مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ بحوالہ دفتر اول حصہ سوم صفحہ ۳۲ مکتوب نمبر ۱۵ جب کوئی سائل کسی درویش کی خدمت میں جائے تو اسے چاہیے کہ خالی ہو کر جائے تا کہ بھرا ہوا واپس آئے یہی حال حضور قبلہ عالم شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا بلکہ آپ درج ذیل شعر کی عملی تفسیر تھے:

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازاں من دیگرم تو دیگری

علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور کافی عرصے تک ہوتے رہے اور قرآن مجید فرقان حمید بھی لکھتے رہے۔ تفسیر حدیث، فقہ اور دیگر علوم متداولہ پر کامل دسترس حاصل کرلی۔ مولانا رومی کے ارشاد کے مطابق:

علم را بر تن زنی مارے شود
علم را برجان زنی یارے شود

سلسلہ تبلیغ اور رائے راجو المعروف بہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس خطہ کی خوش نصیبی تھی کہ خدائے عزّ وجل نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی ہستی کو یہاں مامور فرمایا۔ جہاں نہ صرف آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات میں لوگ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوتے رہے بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال مبارک کے بعد بھی اس مرجع خلائق مزار پر ولی، غوث، قطب، ابدال اور قلندر حاضر ہوتے اور اپنی روحانی منازل کی تکمیل کرتے رہے ہیں۔ سب سے پہلے جس غیر مسلم کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حلقہ بگوش اسلام کیا وہ والیٔ کابل و غزنی کی طرف سے پنجاب کا نائب حاکم رائے راجو تھا۔ جو ہندو تھا۔ جس کی پیدائش عروس البلاد لاہور میں تقریباً 376 ہجری میں ہوئی۔ جس کا تعلق سورج بنسی کشتری راجپوت خاندان سے تھا۔ خاندانی حرب وضرب کے فضائل کے علاوہ علم نجوم، ریاضی اور مذہبی علوم میں ایک ممتاز مقام رکھتا تھا

Marfat.com

اور عبادت وریاضت کے سبب استدراجی قوت کا مالک تھا۔ ان تمام اوصاف کے ہوتے ہوئے بھی توحید سے نا آشنا تھا۔ اس زمانے میں دریائے راوی اس کے ڈیرے کے پاس سے گزرتا تھا۔

رائے راجو (شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہسٹورین کے ایک قول کے مطابق سلطان محمود غزنوی کے دور حکومت میں عروس البلاد لاہور کے نائب حاکم تھے اور مورخین کی دوسری روایت کے مطابق سلطان محمود غزنوی کے پوتے سلطان مودود کی طرف سے قطب الارشاد لاہور کے نائب حاکم کے عہدہ پر فائز المرام تھے۔ سلطان مودود سے قبل اس کا ہم عمر بھائی شہزادہ مجدود ابن سلطان مسعود اوّل لاہور کا حاکم وقت تھا۔ ہسٹورین اسی روایت کو جامع اور مستند قرار دیتے ہیں۔

گورنر پنجاب رائے راجو ایک مشہور ومعروف شخصیت کا حامل تھا۔ روایت ہے کہ ایک روز ایک دودھ فروخت کرنے والی عورت دودھ کا مٹکا سر پر اٹھائے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزری۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کہا کہ دودھ کی ہمیں ضرورت ہے اس لئے کہ دودھ ہمیں دے دو اور اس کی قیمت لے لو۔ اس عورت نے جواباً عرض کیا کہ دودھ ہمیں رائے راجو ہی کو دینا ہے۔ کیونکہ اگر ہم انہیں نہ دیں تو ہمارے جانوروں کے تھنوں سے دودھ کی بجائے خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عجیب وغریب توہم پرستی پر تعجب ہوا اور متبسم ہو کر فرمایا کہ اگر دودھ آج ہمیں دے دیا گیا تو تھنوں سے خون نہیں آئے گا۔ بلکہ جانور دودھ بہت زیادہ دیں گے۔ اس عورت نے حسب الحکم تعمیل کی اور جب شام کو جانوروں کو دوہنے لگی تو دودھ ختم ہونے کو نہ آتا تھا۔ یہ خبر فی الفور شہر میں پھیل گئی اور گوالے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دودھ پیش کرنے لگ گئے جس سے ان کے جانور بھی دودھ زیادہ دینے لگ گئے۔ پانچویں صدی ہجری کی اس کرامت کا اثر یہ ہوا کہ گوالوں نے رائے راجو کا رخ چھوڑ دیا۔ جس سے وہ پریشان ہو کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہکی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارا دودھ تو بند کر دیا ہے۔ اب کسی بے مثال کمال کا مظاہرہ بھی ہونا چاہیے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جادوگروں کی شعبدہ بازی کا طلسم توڑنے کے لئے کہا تھا۔ قرآن میں ارشاد ربانی ہے کہ جادوگروں نے کہا:

Marfat.com

''یا موسیٰ یا تو آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں' کہا تم ہی ڈالو جب
انہوں نے ڈالا' لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا اور ڈرایا اور بڑا جادو لائے۔
ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا تو
حق ثابت ہوا۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ کام جادوگروں کا ہے ہمارا نہیں۔ اگر تمہیں اس کا کچھ علم ہے تو مظاہرہ کرو۔ روایت ہے کہ رائے راجو نے فضا میں پرواز شروع کر دی۔ اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نعلین مبارک اوپر پھینک دیئے۔ چنانچہ وہ اس کے سر پر لگنے شروع ہو گئے اور چشم خلائق نے جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ . اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کی تفسیر کو عملی صورت میں مشاہدہ کیا۔ بالاخر وہ قدم بوس ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا اور مابعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے شیخ ہندی کے لقب سے نوازا اور اس کی روحانی تربیت فرمائی۔ اس کی نسل صدیوں تک مزار اقدس کی متولی رہی۔

ما درچہ خیالم و فلک درچہ خیال

جہاں تک حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کا تعلق ہے وہ بلاشبہ لاہور کے نائب حاکم تھے اور ان کا نام نامی اسم گرامی رائے راجو تھا۔ مگر یہ کہ وہ جوگی تھے صریحاً کذب محض ہے۔ درحقیقت وہ طبائع جو اولیائے کرام و عظام کی ذات میں صرف ان کے خوارق عادت کو تلاش کرتی ہیں۔ یہ واقعہ فقط انہی کی اختراع ہے۔ ویسے بھی اس من گھڑت اور قطعی غلط واقعہ کا تاریخ کے حوالے سے کوئی ٹھوس ثبوت فراہم نہیں ہوتا حقیقت یہ ہے شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہکی ذات اقدس ایک روشن مینار اور چراغ راہ کی حیثیت کی حامل ہے آپ حسن و اخلاق کے پیکر بنی نوع انسان کے سچے خیر خواہ اور مخلص ہمدرد تھے۔

نہیں ہوتی محبت اک فقط دیدار سے پیدا
بسا اوقات ہوجاتی ہے یہ گفتار سے پیدا
دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں
ما گر نہ رسیدیم تو شاید برسی

Marfat.com

بریں نازم کہ ہستم امت او
گنہہ گارم ولیکن خوش نصیبم

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی (رھا) نے اپنی کتاب تحلیل کشف المحجوب شریف و تحقیق در احوال و آثار حضرت داتا گنج بخش ابوالحسن علی بن عثمان جلاّ لی ھجویری غزنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی میان سالھائ ۴۸۱ تا ۵۰۰ ھجری میں اسطرح شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں رقمطراز ہیں:

شیخ امام هجویری در وارد کردن تعداد بسیاری از مردمان آن منطقه به دین اسلام سهم عمده دارد و کوشش فراوان کرد۔ و نخستین آنان "رای راجو" نایب یا پیشکار لاهور در عهده سلطان مودود بود که بر دست هجویری مسلمان گردید و برای خودش نام "شیخ هندی" انتخاب کرد۔

بسر هجویری در مسجد خود خانقاهی بر پای ساخت۔ و اطراف وی در آن خانقاه مریدان از لاهور و همه نواحی پنجاب گرد آمدند اثر بخشیدن وی منحصر بر مسلمانان نبود بلکه در مجلس وی تعداد بسیاری از غیر مسلمانان نیز حضور می یافتند۔ و بر دست او مسلمان می شدند۔

تذکرهٔ حضرت علی هجویری: حکیم سید امین الدین احمد لاهور۔ ۱۹۶۰م، ص ۸۸۔

The life and Teaching of Sheikh Hujweri P.24

(ترجمه فارسی) چاپ تهران، از احمد سمیعی: داتا گنج بخش، ص ۲۲۔

خزینة الاصفیاء: مفتی غلام سرور لاهوری، چاپ لاهور، ۱۹٦٤م، ج ۲، ص ۲۳٤۔ تذکرهٔ حضرت علی هجویری: ایضاً ص ۸۷۔

اسی طرح بقول محمد دین کلیم قادری نے اپنی کتاب مدینۃ الاولیا اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ۱۹۷۴ء میں اسی طرح فرماتے ہیں:

جس زمانہ میں حضرت سیّد علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعروف بہ داتا گنج بخش غزنی سے لاہور تشریف لائے تو بے شمار لوگ آپ کی خدمت اقدس میں اسلام لانے

Marfat.com

کے لئے جوق در جوق حاضر خدمت ہوئے۔ اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ انہیں ایام میں سلطان مودود والی غزنی کی طرف سے پنجاب کی حکومت رائے راجو کے سپرد تھی جو یہاں کا نائب ناظم تھا۔ مصنف مولوی نور احمد تحقیقات چشتی لکھتا ہے کہ رائے راجو حاکم پنجاب کا نائب تھا۔ وہ حضرت کا مرید ہو کر مسلمان ہو گیا چونکہ یہ پہلا ہندو تھا جو حضرت کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوا تھا اس لئے حضرت نے اپنی دلی خواہش سے بطور یادگار اس کا نام ''شیخ ہندی'' رکھا اور پھر وہ آپ کے وصال کے بعد آپ کی خانقاہ عالیہ کا پہلا مجاور بنا۔ یہ کہ ان کا نام عبداللہ تھا۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی کسی تذکرہ جات میں اس کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔ نہ ہی اکابرین سجادہ نشین حضرات مثلاً الحاج میاں خوشی محمد' جناب محمد رمضان المعروف لال بادشاہ وغیرہ اس کی تصدیق کرتے ہین۔ مزید برآں ''رائے'' راجپوتوں میں بہت بڑی گوت ہے اور ''راجو'' نام آج بھی مسلمانوں میں مستعمل پذیر ہے۔ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عطائی نام نامی اس گرامی ہے اور رانی کوشلیا کی اولاد کے بہت سے افراد جو کہ ہوشیار پور جلندھر' انبالہ وغیرہ میں آباد تھے چوہدری کہلاتے تھے ماسوائے ہریانہ ضلع ہوشیار پور (بھارت) کے راجپوت ''رانا'' کہلاتے تھے۔ ان چوہدریوں کا سردار چیف (CHIEF) جو کہ 1760 مواضعات کا سردار تھا صرف اس واحد گھرانے کو ''رائے'' کہتے تھے اور ان تمام مواضعات میں اس کا ہر قسم کا فیصلہ فائینل ہوتا تھا۔ جسے عدالتیں بھی تسلیم کرتی تھی اسی طرح رائے راجو وہ عظیم شخصیت تھے جنہیں سورج بنسی راجپوت اپنا سردار قائد (CHIEF) مانتے تھے۔ لہذا یہ کہنا کہ موصوف ممدوح کا اسم گرامی عبداللہ تھا حقائق سے عاری ہے۔ لاہور گیزٹیئر جسمیں اس عظیم المرتب شخصیت کا نام موجود ہے اور سورج بنسی راجپوتوں کا ذکر ہے کہیں بھی قبول از اسلام کے بعد ''عبداللہ'' نام کا ذکر نہ ہے پھر یہ کہ آپ ایک معمولی شخصیت نہ تھے۔ کہ ان کا اس سلسلہ میں تذکرہ ہی نہ ہو۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کرامت کا پہلو حضرت موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

کے معجزہ عصا سے کم نہیں حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل بالکل صحیح ثابت ہوئی۔ حقیقاً حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علما حق کی صف اول میں واضح طور پر نظر آتے ہیں جن کی طرف حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ یہی محاسن وکمالات بنی اسرائیل کے انبیاء کرام میں تھے۔ جو حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہستی کامل میں تھے۔

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے ماحول میں جنم لیا جہاں رشد و ہدایت، پند ونصائح اور تبلیغ اسلام کا دور دورہ تھا۔ ظاہر و باطن کی پاکیزگی اوڑھنا اس خاندان کا طرّہ امتیاز تھا۔ اس خانوادے کو اللہ جل مجدہ اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح معنوں میں وابستگی اور شریعت مطہرہ کی اتباع کامل طور پر نصیب تھی۔ اس دور میں فقہاء، محدث، مفسرین اہل زہد وتقویٰ اور داعیان توحید ورسالت بھی پیدا ہوئے۔ آپ کی تربیت اسی نور وعرفان کی فضا میں ہوئی۔ بچپن ہی سے روح کا رجحان عبادت الٰہی اور تقویٰ و پرہیزگاری کی طرف تھا۔ شروع سے ہی ذہن پاکیزہ، مزاج اور طبیعت قبول انعام کا مرقع تھی۔

راجپوتوں کا سربراہ جے سنگھ بھٹی اور اسکے رفقاء کا قبول اسلام

کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک سابق جسٹس امیر علی رقم طراز ہیں: جب حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے تو ہندو راجہ جے سنگھ کے پاس گئے اور شکایت کی کہ سیّد علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک زبردست سیاسی شخصیت بنتے جارہے ہیں آپ اس کی طرف توجہ دیں۔ چنانچہ راجہ جے سنگھ نے سلطان مسعود غزنوی سے اس کا ذکر کیا تو اس نے یہ بات سن کر ٹال دی اور کہا کہ آپ ایک برگزیدہ ہستی ہیں ان کی طرف سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مسلمانوں نے بھاٹی دروازہ کو ہجویری دروازہ کہنا شروع کر دیا۔ بھٹی راجپوتوں نے اس کا بھی برا منایا اور انہوں نے بھاٹی دروازے کا نام جے سنگھ دروازہ رکھ دیا۔ جب حضرت علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے دونوں قوموں کے عمائدین کو بلایا اور کہا کہ نام بدلنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک دلوں میں انقلاب نہ آئے۔

Marfat.com

پھر کہا۔ جو لوگ نام رکھیں گے ہمیں منظور ہو گا۔ اگر بھاٹی دروازہ ہی نام رہے تو اچھا ہے راجہ جے سنگھ آپ کے اس فیصلے سے بہت متاثر ہوا۔ (محمد دین کلیم قادری حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوری بک ڈپو لاہور ۱۹۷۹ء ص ۴۵)

جے سنگھ (بھٹی راجپوتوں کا سردار یہ لوگ بھاٹی دروازہ کے قریب آباد تھے) اپنے قبیلے سمیت حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق حسنہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اس سے یہ بات عیاں ہے کہ وہ کام جو سبکتگین کے حملے اور محمود غزنوی کی شمشیر نہ کر سکی اسے حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ فیض بخش نے انجام دیا اور لاکھوں غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء میں اس طرح تحریر کیا ہے:

''علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاہور میں دن کے وقت تعلیم دیتے اور رات کو طالبان حق کو ہدایت دیا کرتے۔ ان کی تبلیغ سے ہزاروں جاہل عالم بن گئے۔ کافروں نے اسلام قبول کیا۔ گمراہوں نے ہدایت کی راہ پائی' دیوانے ہوش مند ہو گئے' جن کا علم ناقص تھا کامل ہو گئے' فاسق و فاجر پارسا بن گئے۔ لاہور ان علماء کا مرکز تھا جنہوں نے علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض پایا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغی جدّ و جہد مساعی جمیلہ اور روحانی توجہات سے لاہور ایک بار پھر اسلام سے سرفراز ہو گیا۔''

پروفیسر شیخ عبدالرشید حیات و تعلیمات حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطبوعات علاقائی ثقافت' ادارہ معاہدہ استنبول ۱۹۶۷ء ص ص ۷۶۔۷۷ میں درج بالا مؤقف کی تصدیق کرتے ہیں۔

درحقیقت آپ کی حیثیت برصغیر پاک و ہند میں تبلیغ دین اور دعوت و ارشاد کے باب میں مقدمۃ الجیش کی ہے۔ عروس البلاد لاہور کی شناخت' پورے پاکستان میں داتا کی نگری کے طور پر ہے۔

Marfat.com

شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہد طفولیّت اور تحصیل علم

حضرت قبلہ عالم شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادرزاد ولی کامل و اکمل تھے۔ تزکیہ نفس کی خاطر ذکر وفکر میں ہمہ تن گوش رہتے۔ نہایت ہی قلیل عرصے میں قرات و تجوید کے ساتھ کلام الٰہی ختم فرمالیا۔ اسی طرح علوم اسلامیہ کی کتب پر مکمل دسترس حاصل کرلی۔ ایام طفولیت میں ہی اخلاق و کردار اور باطنی اوصاف جمیلہ کا یہ عالم تھا کہ عبادت و ریاضت میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ جس سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اللہ جل مجدہ نے آپ کی ذات اقدس کو ایک خاص مقصد کے لئے تولّد فرمایا تھا۔ علوم ظاہری کے علاوہ علوم باطنی پر بھی خاصی دسترس تھی۔ ظاہری تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں پر ایک خانقاہ تعمیر کروائی گئی اور مسجد کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ اسی وجہ سے مختلف اولیائے کرام کے تذکرات میں اسے کعبہ پنجاب و ہند کا نام دیا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام سے قبل استدراج کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے راجے، مہاراجے اور رانیاں ان کی خدمت میں آکر ان کے پاؤں کے انگوٹھے سے تلک لگوانے میں بڑی سعادت سمجھتے تھے۔ لیکن قبول اسلام کے بعد تو ان کی کایا پلٹ گئی کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جن کے مرشد کامل و اکمل امام الاولیاء سلطان الاصفیاء سند الوصلین، مظہر العلوم الخفیہ والجلیہ عارف کامل سیّد ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی بلند پایہ، فقید المثال اور نامور محقق ہستی ہو ان کے بارے میں لب کشائی سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شجرۂ طریقت بارہ واسطوں سے حضرت مولا علی مشکلکشا کرم اللہ وجہ الکریم تک پہنچتا ہے۔ کیوں نہ ہو

مصطفیٰ کی ذات کا ہیں آئینہ مولیٰ علی
ہیں سراپائے صفات کبریا مولیٰ علی
کتاب حب علی خلوتوں میں پڑھ غافل

Marfat.com

ہوں تجھ پہ فاش رموز کتاب نور قدیم
دلیل راہ ہدایت علیؓ کا نقش قدم
نفس، مثال مسیحا، کلام مثل کلیم
گداز جسم بطاعت مثال ورد چمن
مگر ہے فاتح خیبر علیؓ کا عزم صمیم

آپ کا طریقہ جنیدیہ ہے جس کے بارے میں ژوکوفسکی مقدمہ کشف المحجوب شریف صفحہ ۳۸ طبع تہران میں اس طرح فرماتے ہیں: جنیدیہ طریقہ حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے مقابلے میں ہے جسمیں ""سکر"" کو فضیلت حاصل ہے جبکہ جنیدیہ طریقہ کے حاملین ""صحو"" کو ترجیح دیتے ہیں۔

حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول اسلام کے بعد ساری زندگی حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں گزاردی اور چشمۂ علم وعرفان سے سیراب ہو کر جلوۂ فیض کو سمیٹتے رہے۔

اک ہوک جگر میں اٹھتی ہے اک درد سا دل میں ہوتا ہے
میں چپکے چپکے روتا ہوں، جب سارا عالم سوتا ہے

بقول حضرت میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ عارف کھڑی شریف۔

جس کے دا کوئی عاشق ہووے سک اسے دی کردا
سو سو حیل بہانے کر کے نام اسے دا جردا

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

یعنی دیدار سے نہ صرف عشق ہی پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی باتوں سے اور بہت کچھ پیدا ہوتا ہے۔

جب امام العارفین حجتہ الکاملین سند الواصلین مظہر العلوم الخفیّہ والجلیّہ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پہلی مسجد تعمیر کروائی تو اس کے ساتھ ایک حجرہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے بھی بنوایا جسمیں وہ سکونت پذیر ہوتے تھے۔

Marfat.com

ازدواجی زندگی

حضرت سیّد مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ نے ۴۵۶ ہجری میں شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی خانہ آبادی ایک ارادت مند، معتقد نو مسلم کے گھرانے میں کردی۔ تاکہ آپ کا سلسلہ نسب چل پڑے۔ اس وقت آپ ضعیف العمر تھے اور عمر عزیز 80 سال تھی۔ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصی نظر عنایت اور اللہ جل مجدہ کے فضل و کرم سے حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک فرزند ارجمند تولّد ہوا۔ جس کا نام نامی اسم گرامی حضور سیّد مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ لُطفی رکھا۔ وہ بہت سلیم الفطرت ولیٔ کامل تھے۔ اس عظیم ہستی نے حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود مبارک میں ہی پرورش پائی۔ آپ کو اس عظیم بچے سے والہانہ پیار، محبت اور انسیت تھی۔ کیوں نہ ہو اس کی پشت سے کاملین و اکملین نے جنم لینا تھا۔ بارہ پشتوں تک اولاد نرینہ ہی ہوتی رہی۔ تاں آنکہ حضرت شیخ لطیف اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے عہد جلال الدین اکبر میں حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اولاد امجاد میں اضافے کیلئے دعا کی۔ آپ کی نظر عنایت اور اللہ جل مجدہ کے فضل و کرم سے اولاد میں اضافہ ہوا اور مابعد یہ اضافہ ہوتا ہی چلا گیا۔

سجادہ نشین حضرات پہلے کوچہ مجاوراں اندرون بھاٹی گیٹ لاہور میں اقامت پذیر تھے اب تقریباً دو سو سال سے دربار مقدس کے قرب جوار میں آباد ہیں۔ لیکن توسیعِ مسجد اور دربار عالیہ کی وجہ سے کافی مجاورین کو یہاں سے جانا پڑا لیکن ان حضرات کی عقیدت و محبت میں دوری بھی آڑے نہیں آئی جنوری 1960ء میں دربار مقدس اور مسجد کا انتظام و انصرام محکمہ اوقاف پنجاب نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اور ان میں سے بعض کو گزارہ الاؤنس معمولی سا دیا سجادگان حضرات اور مجاورین کو پہلے احاطہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی میں دفن کیا جاتا تھا۔ لیکن محکمہ اوقات پنجاب نے جب دربار عالیہ اور مسجد کا انتظام خود سنبھال لیا اور جگہ کی قلت کے باعث اب انہیں دربار مقدس کے نزدیک تکیہ پیراں غائب اور تکیہ پیر کھڑکی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں مدفون کیا جاتا ہے۔

سجادہ نشین حضرات میں ہر مکتبہ فکر کے متعلقین حضرات موجود ہیں جیسے پرنسپل، پروفیسرز،

Marfat.com

انجینئرز، وکلاء سرکاری اور نیم سرکاری شعبہ جات کے افراد، صحافی، ادیب سیاسی سماجی کارکن ناشرو پبلیشرز جو بیرون ملک مثلاً برطانیہ، امریکہ وغیرہ اور زیادہ تر عروس البلاد قطب الارشاد لاہور میں مقیم ہیں۔

شیخ ہندی مظہر نور خدا
طالبان را پیر کامل رہنما

وصال صد ملال حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر ملال، کے بعد حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے تبلیغی مشن کو جاری و ساری رکھا اور حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد میں اکیس سال تک امامت کے فرائض سرانجام دیئے اور عوام الناس کو ظاہری و باطنی فیوض و برکات سے نوازتے رہے اور ہزاروں غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ روزانہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کا درس دیا کرتے تھے حقیقت حال یہ ہے کہ آپ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل تفسیر و تصویر تھے۔ کیوں نہ ہو آپ کا تعلق بے مثال تھا کیونکہ انہیں حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ جسے فقیہ اعظم مفسر و مترجم قرآن مجید جن کے ایک ایک لفظ اور جُملے سے تقدیس خداوندی، عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور فصاحت و بلاغت کا سمندر موجزن نظر آتا ہے اور علم و دانش کے علمی شاہکار نے نہ صرف کلام پاک حفظ کروایا بلکہ تفسیر فقہ اور احادیث مبارکہ سے بھی روشناس کروایا۔ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد شیخ لطفی رحمۃ اللہ جو واقعی پیکر و حُسن و کمال منبع فضل و کرم عشق و محبت کے دائی علوم دینیہ میں تفسیر ہو یا حدیث مزید برآں فقہی مسائل پر بھی دسترس رکھتے تھے۔ آپ کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، جاگنا، سونا یاد الٰہی کے تحت مستغرق تھا۔ تصوّف کے عظیم شہسوار حضرت میاں عمر الدین طالب عارف گڑھ شنکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلے میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

Marfat.com

جیم جاں میں سوندی ڈھولا نالے سوندا
پھر جاں میں جاگاں اُٹھ نالے بھوندا
ہستاں کھڑ کھڑ ہسّے رووّاں نالے روندا
پھر ملدا نائیں کرے سوداگوں دا
نے خبراں ہوئیاں ڈھولا مکّے آیا
ساتھوں چھین کارن احمد نام رکھایا
ہن شہر مدینہ ڈھولے آن سہایا
کہکے صلی علیہ طالب گھول گھمایا

شیخ ہندی میں لفظ ''ہندی'' کے حروف چار ہیں جو کہ نہایت ہی عظمت والے ہیں۔ کیونکہ لفظ اللہ میں حروف چار لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں حروف چار۔ رسول کے حروف چار۔ رسول خدا کی بیٹیاں۔ چار قرآن کے حروف چار، فقہہ کے بڑے امام چار۔ بڑی فقہیں چار لفظ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قرآن میں تعداد چار۔ لفظ کعبہ میں حروف چار' خلفائے راشدین کی تعداد چار۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی پیدائش مبارکہ کا وقت چار نماز' قیام' رکوع' قومہ' جلسہ' سجدہ میں حروف چار سعدی' رازی میں حروف چار احمد' کلیم' خلیل' ذبیح' حبیب' یوسف' یونس' عیسیٰ' موسیٰ' جمال' جلال' سیرت' صورت سب میں حروف چار کیوں کہ شیخ ہندی کا نام حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی تجویز کیا تھا تو پھر آپ ان اوصاف کے حامل کیوں نہ ہوں کیوں کہ اُن کی باطنی نظر شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی عظمت سے بہرہ ور تھی۔ اسی لئے یہ نام نامی رکھا گیا۔

آفاق ہا گردیدہ ام
مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری

Marfat.com

تصوّف اسلام اور شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تصوّف کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ لفظ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں رائج نہ تھا۔ اس طرح تمام اسلامی علوم مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، معانی، بیان اور صرف ونحو غیر اسلامی ٹھہرے۔ استدلال کے طور پر کہ صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہمہ وقت جہاد میں مصروف تھے اور ان علوم کو مرتب کرنے کیلئے وقت نہ تھا۔ لیکن یاد رہے کہ جب یہ زمانہ ختم ہوا جسے جہاد کہتے ہے، صحابہ کبار، تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان علوم کی طرف متوجہ ہوئے۔

جنہوں نے قرآن مجید فرقان حمید کی تفسیر اور معانی و مطالب بیان کئے وہ مفسّرین کہلائے۔ جنہوں نے حدیث پر کام کیا وہ محدّثین کے نام سے موسوم ہوئے اور جنہوں نے اسلامی قانون پر کام کیا وہ فقہاء کہلائے اور ان کے مرتب شدہ علم کو فقہ کہا گیا۔ اور جنہوں نے اصحاب صفہ کی طرح تزکیہ نفس اور روحانیت میں مقام حاصل کیا وہ صوفی کہلائے اور اس علم کو علم تصوّف کے نام سے بہرہ ور کیا گیا۔ لہذا اصحابہ کرام وعظام بہت بڑے مفسّر، محقق، محدّث، فقیہہ اور صوفی باصفا تھے لیکن ان ناموں سے نہیں یاد کئے جاتے بالفاظ دیگر ان کے ہاں حقیقت تھی، رسم یا نام نہیں تھا۔ آجکل نام ہے جو حقیقت سے عاری ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد اقدس ہے۔ ''فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے'' اسی لئے فقر کو دنیا کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔

او زدست مصطفیٰ پیمانہ نوش

درج بالا استدلال کی روشنی میں عملی تصوّف ایک لحاظ سے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے ظاہری پہلو یعنی نبوت سے متعلق ہے اور نظری تصوّف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اقدس کے معنوی پہلو یعنی ولایت سے وابستہ ہے۔ دونوں ہی حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کے نور اقدس سے تصوّف کا رخ مکہ معظمہ اور مدینہ عالیہ کے اس رحمتہ اللعالمین ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم سے وابستہ ہے جسے دشمن صادق وامین کے القابات سے یاد کرتے ہیں اور قرآن مجید فرقان حمید جن کی

Marfat.com

اسطرح گواہی دیتا ہے "انک لعلی خلق عظیم" حضور قبلہ میاں عمرالدین عارف گڑھ شنکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نام محمد مصطفیٰ مو ہے پیارا لا گو رے
صَل علیہ یا خدا مو ہے پیارا لا گو رے
وہ مکّی مدنی رہنما مو ہے پیارا لاگو رے
جو آپ امام الانبیاء مو ہے پیارا لا گو رے

تصوّف' اکابرین ملّت اسلامیہ کے افکار کی روشنی میں

امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ صاحب قصیدہ بردہ شریف اسوۂ حسنہ اور اسی اخلاق کے بارے میں اسطرح رطب اللسان ہیں:

فاق النبین فی خلق وفی خلق
ولم یدانوہ فی علم ولاکرم

اور تصوّف کا دوسرا رخ "لی مع اللہ" اور" قاب قوسین" کا عکس ہے جس کی حقیقت کا آئینہ حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم "کنت کنزا مخفیا" اور "لو لاک لما خلقت الافلاک" سے ضیاء حاصل کرتا ہے تصوف عملی نے اخلاص فی العمل سے حقیقی پاکیزگی یعنی نفس' قلب اور روح کا سامان پیدا کیا اور تصوف نظری نے اہل اللہ کے قلوب میں عشق حق اور عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے چراغ روشن کئے اور یہ فانوس و چراغ "یحبھم و یحبونہ" اور' قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ" کی کرنوں سے منوّر وروشن ہیں۔

این میری شمل کے مطابق:

Sufism Traces its origin back to the Prophet of Islam and Takes inspirations from the divine world as revealed through Him in The Holy Quran

Marfat.com

حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں غلامی میں
ذرا کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغناء

بقول پروفیسر خلیق احمد تحریک تصوّف کے جتنے مشہور مفکّر تھے۔ وہ سب مشائخ چشت سے واقف تھے۔ اسی لیے انہوں نے مریدین اور منسلکین سلسلہ میں صرف ان کتب کو رائج کیا جن سے اصلاح احوال کے کام میں مدد مل سکتی تھی۔ مشائخ چشت کا محوری نکتہ جذبہ عشق پیدا کرنا تھا۔ چشتیہ سلسلہ کے دوراوّل میں ان کتابوں کو تصوّف کی اساس فکر بنایا گیا۔

1۔عوارض المعارف 2۔کیمیائے سعادت 3۔قوت القلوب
4۔روح الارواح 5۔کشف المحجوب شریف

شیخ حمید الدین ناگوری نے کیمیائے سعادت کو تصوّف میں مرکزی حیثیت دی ہوئی تھی۔ ویسے بھی مشائخ چشت اہل بہشت کا مطمع نظر رہا ہے کہ انسان کو اخلاق عیوب سے بچایا جائے اور اس کو راہ شریعت پر اخلاقیات کا درس دیا جاتا رہے۔ اسی لئے محبوب سبحانی' قطب ربانی' قندیل نورانی غوث صمدانی حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز مرشد کامل واکمل کی پہچان کے سلسلے میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

☆ شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ماہر ہو۔

☆ معرفت کا رمز شناس ہو۔

☆ اعلیٰ اخلاق کا حامل اور مہمان نواز ہو۔

☆ غرباء کے ساتھ انکسار سے پیش آئے۔

☆ ریاء لالچ حسد خود پسندی' غفلت اور عیش و عشرت سے دور رہتا ہو اور مریدین باصفا کو روحانی تربیت دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

یہ تمام خوبیاں شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۰۵۶ھ) حضرت شیخ ہندی جیسے کامل واکمل بزرگ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں:

''کمال مطلق کو ولی اللہ کے اس مقام سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں ولیٔ کامل کو تمام اشیاء کی حقیقت سے کامل طور پر آگاہی کی جاتی ہے۔ پس وہ ولی ایک ہی وقت میں ربوبیّت اور عبودیت کی تمام صفات سے متصف ہوتا ہے۔'' (انفاس العارفین فارسی)

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ فرماتے ہیں:

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کار کشا' کارساز
خاکی و نوری نہاد بندۂ مولا صفات
ہر دوجہان سے غنی' اس کا دل بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل' اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دل فریب' اس کی نگہہ دل نواز

اولیاء کرام کے متعلق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد اقدس ہے کہ یہ گروہ وہ ہے جن کے پاس اگر کوئی بد بخت اور شقی آ کر بیٹھے تو وہ بھی بد بخت اور شقی نہیں رہتا' بلکہ لمحہ بھر کی ہم نشینی کی برکت سے سعید اور نیک بخت ہو جاتا ہے۔ سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''پانچ چیزیں ہیں جن کا دیکھنا عبادت ہے۔''

1۔ماں باپ کا چہرہ 2۔مصحف (قرآن پاک) 3 خانہ کعبہ 4۔اپنے پیر کی صورت 5۔عالم دین کی صورت (صوفیاء کرام) کلام اولیاء اللہ پڑھنا نافع ہے۔

81455

شیخ عارف سنجاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام عالم کے سردار اور تمام اولیاء اللہ

Marfat.com

میں منفرد ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس عالم موجودات اور نظام تکوینی میں تصرّف کے اختیار عطا فرمائے۔"

(قلائد الجواہر از محمد یحیٰ تاونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت ملا علی قادری حنفی مکّی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں:

"کہ ابو رضا محمد بن احمد بغدادی المعروف بالمفید نے شیخ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ سے قطب کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

قطب وہ شخص ہے جس پر زمانے کی ولایت ختم ہو۔ ولایت کے تمام بوجھ اس کی لپیٹ میں ہوتے ہیں اور تمام کائنات کا انتظام و انصرام آپ کے ذمہ ہوتا ہے میں نے پوچھا" کہ زمانہ حاضر کا قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا۔

محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

(نزہتہ الخاطر القاتر از ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ)

حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تمام صفات کے اپنے دور میں حامل تھے۔ آپ ہمیشہ راضی بحق رہے عطاء محبوب پر اور یہی درجہ معرفت ہے۔

The order of Allah Almighty and Gracious, invite towards right and truth in a manner that appeals the most to the hearts "and Hold the string of Allah tightly and be not divided"

حقیقت تو یہ ہے کہ:

خاصان خدا خدا نہ باشد
لیکن از خدا جدا نہ باشد

تصور یار میں رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں
خودی سے کوچ کر جانا سعادت اس کو کہتے ہیں
اُسی کے در کا ہو رہنا کرامت اس کو کہتے ہیں

Marfat.com

ابوالحسن حسینی فرماتے ہیں۔ لیس التصوف رسوماً ولا علماً ولکن اخلاق
تصوّف میں اخلاقیات پر زیادہ زور امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے دیا ہے ابوالحسن نوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''تصوف نہ رسم ہے نہ علم' بلکہ یہ خلق کا نام ہے'' بقول بیدل

در کف اخلاق تست رشتۂ تسخیر خلق
غافل از احسان مباش ہیچ کست بندہ نیست

According to William Stoddert, There is no Sufism whitout Islam. Sufism is the spirituality of Islam. The Shariat is the vehicle or expression of Haqiqat and this is, Why the sufis are always amongst the most ardent defenders of out ward Shariat.

پروفیسر خلیق احمد نظامی مزید فرماتے ہیں ''امام قیشری رحمتہ اللہ علیہ کی طرح حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصوّف کو اسلامی شریعت سے قریب لانے اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔'' حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیالات میں بڑی صفائی اور انداز بیان میں بڑی گہرائی ہے۔'' تصوّف کی کتابیں اب تک عربی ہی میں تھیں اس لئے عوام کو استفادہ کا موقع بہت کم ملا تھا۔ یہ پہلی کتاب ہے جو زبان فارسی میں لکھی گئی حقیقی تصوّف کو عوام تک پہنچانے میں اس کتاب کا بڑا حصہ ہے۔ شیخ ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب نے ایک طرف تصوّف سے متعلق عوام کی غلط فہمیوں کو دور کیا' دوسری طرف اس کی ترقی کی راہیں کھول دیں۔ حضور داتا گنج بخش راضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف منیف ''کشف المحجوب شریف'' جو کہ تصوّف کا انسائیکلو پیڈیا ہے' میں فرماتے ہیں ''فقر وہ نہیں کہ اس کا ہاتھ متاع اور توشہ سے خالی ہو بلکہ فقر وہ ہے جس کی طبیعت مراد سے خالی ہو'' نیتجتاً فقر محض فاقہ کشی کا نام نہیں بلکہ دنیاوی اغراض و مقاصد' جاہ و جلال' حرص و لالچ اور ہوس کو اپنے قریب نہ پھٹک دینے کا نام ہے۔ یہ تمام تر اوصاف اور خوبیاں مشائخ قادریہ' جنیدیہ قدیم و جدید میں بالعموم اور حضرت قبلہ عالم امام العارفین سلطان المشائخ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' میں بالخصوص موجود تھیں

Marfat.com

صحبت مرداں اگر یک ساعت است
بہتر از صد خلوت و صد طاعت است

دراصل حقیقی تصوّف مذہب کی روح اخلاق کی جان اور ایمان کا کمال ہے اس کی اساس شریعت اوراس کا سر چشمہ قرآن وحدیث ہے۔تصوّف کی مستند کتابوں کے صفحات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ صوفیاء کرام اللہ جل مجدہ اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تعلیمات کے پرجوش مبلّغ اوراپنے عہد کے مفسّر تھے۔یہی چیز حضور قبلہ عالم علاّمہ شیخ الشیوخ الشیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا محوری نکتہ ہے۔

حامداً و مصلیاً مخدوم الاولیاء سلطان الاصفیاء امام العارفین حجتہ الکاملین حضرت قبلہ عالم علاّمہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدسی گروہ کے سرخیل ہیں جو حضور پرنور شافع یوم النشور رحمت عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی کمال محبت واتباع سے ولایت الٰہیہ کے بلند و برتر مقام پر فائز المرام ہوکر نیابت جلیلہ کے عالی منصب پر سایہ فگن اور متمکن ہوئے۔کائنات کی ہر چیز میں ذات حق کا مشاہدہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غالب تھا جسے تصوّف کی اصلاح میں فنافی اللہ کہا جاتا ہےاور یہ مقام اس وقت تک نہیں ملتا جب تک انسان اپنی صفات کو صفات حق میں فنا نہ کردے۔

کیونکہ لسان الفقراء سیف الرحمٰن یعنی فقرائے کاملین کی زبان (گویا) خدا کی تلوار ہوتی ہے ؎

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

(مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ)

مابعد بقاباللہ کا مقام خاص ہے جس کا مطلب ہے فنا کے مستغرق پن سے نکل کر اپنی خودی میں واپس لوٹ آنا اور حق عبودیت ادا کرنا کیونکہ زبدۃ السالکین حجتہ الکاملین سندالوصلین مظہر العلوم الخفیہ والجلیہ سیّدنا حضرت ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بقول ”تصوف کا انکار ساری شریعت مطہرہ کا انکار ہے“

یہی عقیدہ حضور قبلہ علاّمہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید اوّل خلیفہ واحد تلمیذ رشید حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔

Marfat.com

اسلامی تصوّف کے دو پہلو ہیں
ایک نظری اور ایک عملی

تصوّف عملی درحقیقت حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی انتہائی خلوص کے ساتھ کامل و اکمل پیروی کا نام ہے اور تصوّف نظری دراصل نہ صرف توحید پر صدق دل سے ایمان لانے بلکہ علم الیقین کے ساتھ ساتھ عین الیقین اور حق الیقین بھی حاصل کرنے کی ایک صورت ہے۔ جسطرح حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے خدا کو خدا سے جانا'' مرشد کامل وہ ہے جو باطنی توجہ سے طالب کو تلقین کرے اور تلقین میں اسے یقین دلائے۔

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے اس مقام پر کیا خوب کہا ہے:

کعبہ بن گاہ خلیل اکبر است
دل گزرگاہ جلیل اکبر است
دل بدست آور کہ حج اکبر است
وز ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

یہ تمام پہلو حضرت قبلہ عالم علامۃ العصر شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات میں بدرجہ اتم موجود تھے۔ جن پر امام العارفین حجۃ الکاملین سند الواصلین مظہر العلوم الخفیہ والجلّیہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر عنایت تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحر معانی اور سنگ پارس کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اٹھنا' بیٹھنا' اوڑھنا' بچھونا' چلنا' پھرنا سنّت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے مطابق تھا۔ موصوف ممدوح صحیح معنوں میں ولی کامل و اکمل تھے۔ حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ نے جو تصوّف کی تعریف میں کہا تھا ''تصوف یکسونگریستین و یکساں زینت است'' تو انہی درج بالا دو پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا تھا۔

Sheikh Bisher Hafi Says that the sufi is he, who loves, God in terms of the follwoing verse.

Marfat.com

صاف شو باحق نہان و آشکار

صوفیان صاف را ایں ست کار

Keep loving God day and night, this is the business of the Sufi. In reality Tasawwuf means sincere devotion to God. The Prophet Muhammad (Peace be upon Him!) defined "Ihsan" in the following words

ان تعبد الله کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانه یراک

Worship God like you see Him, if you cannot see Him. He sees you.

من تصوّف و لم یتفقه فقد تذندق و من تفقه و لم یتصوف فقد تفق و من جمع بینهما تحقق

He who, indulges in Tasswwuf without knowledge goes astray. He who, learns knowledge without Tasawwuf sins, he who, combines both reaches the truth.

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی قندیل نورانی حضرت غوث صمدانی غوث الاعظم سیّد الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ے

وولانی علی الاقطاب جمعاً

فحکمی نافذ فی کل حالی

ترجمہ: اور مجھے اللہ تعالیٰ نے جملہ اولین وآخرین اقطاب زمانہ کا ابدی والی دوامی غوث بنادیا ہے اور میرا یہ حکم ہر زمانہ حال، ماضی اور مستقبل میں نافذ وجاری رہے گا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے الشریعه اقوالی و الطریقة افعالی و الحقیقة احوالی و المعرفة سری"

ترجمہ: شریعت میرے اقوال کا نام ہے، طریقت میرے اعمال، حقیقت میری باطنی کیفیت اور

Marfat.com

معرفت میرا راز ہے۔

حضرت علاّمہ مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی رحمتہ اللہ علیہ شرح مشکوۃ المصابیح نعیمی قطب خانہ گجرات جلد 1 صفحہ 145 پر رقمطراز ہیں: ''صوفیا کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے حالات معرفت ہیں اور سنّت ان سب کو شامل ہے۔''

The Tawakkal (dependence on God) means putting all ones affairs in the hands of God. God has said in the Holy Quran --(65:2) "Whoever fears God, God finds a way out of his troubles for him and bestows on him livelihood from whence he least expected it.and who ever trust in God, God is sufficient for him, He executes his plan and has prefixed a quantity for all things"

حضرت قبلہ عالم امام العارفین حجتہ الکاملین حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

عقل کو نہ ملی دولت عرفان محمد
عشق کے ہاتھ یہ نایاب خزینہ آیا

اس مقام پر حضرت علاّمہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:۔

گرد تو گردد حریم کائنات
از تو خواہم یک نگاہ التفات

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ذات بابرکات کے گرد تمام کائنات گردش کرتی ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے ایک نظر لطف کا طالب ہوں۔

In reality the Sufi is one, who has reached the destination by rising above human propensities and getting lost in God (fana fillah) and abiding by Him (baqa billah).

Marfat.com

Mutaswif is one, who is still trying to reach the destination by self mortification. Mustasawwif is a fake sufi, who dresses and behaves like sufi to earn meney.

بقول قطب الاقطاب شہباز عظیم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقراء اہل عشق ہیں اور علماء اہل عقل۔ حق آگاہ وہ ہے جسمیں دونوں ہوں یہ تمام اوصاف حمیدہ حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں موجود تھیں۔

شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اسی مرد فقیر کیلئے اس طرح رقمطراز ہیں:

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کار کشاؤ کارساز
خاکی و نوری نہاد و بندہ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی اداء دلفریب اس کی نگہہ دل نواز
نرم دم گفتگو گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاک باز

کیونکہ مشاہدہ حق اولیاء اللہ کے توسّل سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔

خرقہ خلافت

ظاہری علوم کے حصول کے بعد باطنی معاملات میں آسانی ہوجاتی ہے۔ مرشد کامل و اکمل حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے ہی دن سے اس گوہر نایاب کی طلب صادق کا احساس کرتے ہوئے خرقہ خلافت کی دولت عظمیٰ سے سرفراز فرمادیا۔ تاکہ دکھی انسانیت کی رہنمائی فرماسکیں۔ کیوں نہ ہو۔

دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

Marfat.com

حضرت مولانا روم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے ہی کاملین کے بارے میں فرمایا:

مکسل از پیغمبران وقت خویش
تکیہ کم کن برفن دیر کام خویش
پس بہر دوری ولی قائم است
آزمائش تا قیامت دائم است

حرارت ایمانی عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات میں ایک انجمن، ایک تحریک اور عزت دینی کا ایک پیکر تھے۔ عظیم محقق مفکر اور بلند پایہ علامۃ العصر اور فقیہ اعظم تھے نہایت ہی متقی پرہیزگار، متواضع، قناعت پسند، منکسر المزاج، خوش طبع، درویش کامل واکمل تھے۔

مسلک طریقت

آپ کا سلسلہ طریقت بارہ واسطوں سے حضرت مولائے مشکل کشا امام الاولیاء حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم اور تیرہ واسطوں سے حضور کائنات فخر موجودات فخر دو عالم نور مجسم رحمۃ اللعالمین راحۃ العاشقین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاملتا ہے۔ آپکا اٹھنا بیٹھنا، اوڑھنا، بچھونا، چلنا، پھرنا، شریعت مطہرہ کے عین مطابق تھا۔ آپ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل اقوال کی عملی تفسیر تھے۔

1۔ صوفی وہ ہے جو نصیحت ایسی کرے جس پر خود عامل ہو چکا ہو۔

2۔ صوفی وہ ہے جس نے تمام چیزوں کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کو اختیار کرلیا ہو اور اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہو۔

یہی وجہ ہے کہ مرشد حقانی حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت عظمیٰ سے بھی سرفراز فرمادیا۔ اس مقام پر مولانا روم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

چوں قبول حق بود آں مرد راست
دست او در کارہا دست خداست

ترجمہ: مرد راست یعنی حقیقی مرشد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوتا ہے اور یہ مقبولیت اسے اس

Marfat.com

مقام پر فائز کردیتی ہے کہ اس کے ہاتھ دینے سے مرید کا تعلق اللہ تبارک و تعالیٰ سے استوار ہو جاتا ہے اور اس پر روحانی فیوض و برکات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

پروفیسر آر بری اپنی کتاب ''صوفزم'' (تصوّف) میں رقم طراز ہے کہ قرآن مجید صوفیائے کرام کیلئے سند ہے۔ جس سے وہ ہدایت حاصل کرنے کیلئے رجوع فرماتے ہیں۔ ڈاکٹر تاراچند اپنی کتاب ''ہندی ثقافت پر اسلام کا اثر'' میں تحریر کرتا ہے کہ اسلامی تصوّف کا ماخذ قرآن مجید فرقان حمید اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی حیات ہے۔

اسی طرح پروفیسر میسی نیون نے اسلامی تصوّف کا مطالعہ کر کے رائے دی ہے کہ یہ تحریک اس پرہیزگاری کا نتیجہ ہے جو قرآن مجید سے ماخوذ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی سنّت مطہرہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ پروفیسر میکڈانلڈ اپنی تصنیف ''شیون اسلام'' میں مزید مہر ثبت کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں تصوّف پیغمبر اسلام کے ہاں موجود ہے۔

The world of Quran have formed the corner stone of all mystical doctrines.

پگا پیر دھریں جے دھرنا تلک نہیں مت جاوے
اس پاسے او بہہ محمد جو سردی بازی لاوے

شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیعت کرنا اور جذبہ عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ صحیح عقیدہ کے بغیر منزل باطن کا حصول ممکن ہی نہیں ہے چنانچہ حضور قبلہ عالم صحیح العقیدہ سنی حنفی عالم دین اور شیخ طریقت تھے اور حضرت قبلہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سارا خانوادہ متاثر تھا۔ کیونکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبہ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ایسی جانی پہچانی حقیقت ہے کہ جب اس کا ذکر آتا ہے۔ تو امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے آجاتے ہیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی محبت تمام محبتوں کا سرتاج ہے۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کی محبت اصل ایمان ہے محبت صرف محرک عمل ہی نہیں بلکہ خود ایک عمل بھی ہے۔

اس لئے دل پکار اٹھتا ہے
زندگی عشق محمد ہست و بس

شاعر مشرق علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا تھا ؂

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست
بحر و بر در گوشہ دامان اوست

آج بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پاک پر ایک خاص ہی سرور و کیف و مستی کا عالم ہے۔ صاحب مزار حضور پر نور شافع یوم النشور رحمت عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عشق میں مستغرق ہیں کیونکہ:

سب دل جس سے زندہ ہیں وہ تمنا تمہی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ہو

آج بھی الحاج میاں خوشی محمد سجادہ نشیں اور دیگر سجادہ نشینان اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے اس عقیدہ کی غمازی کرتے ہیں کیوں نہ ہو ؂

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول ذہن پھول ذقن پھول بدن پھول
اغیار پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیاء چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا
من زار تربتی و جبت شفاعتی
ان پر درود جن سے نویدان بشر کی ہے
خلق تمہاری جمیل، خلق تمہار جلیل

Marfat.com

خلق تمہاری گدا، تم پر کروڑوں درود

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اہل عمل کو ان کے عمل میں کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

حافظ شیرازی علیہ الرحمہ اسی سرور، مستی و کیف کے بارے میں فرماتے ہیں۔

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر
من وجھک المنیر لقدنور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اسی لئے حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ۔

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی
عطار ہو رومی ہو رازی وہ غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

کیونکہ "اول ما خلق اللہ نوری" یعنی جو خدا نے پیدا کیا وہ میرا نور ہے اور "لولاک لما خلقت الافلاک و لما اظھرت ربوبیتی" یعنی آپ نہ ہوتے تو میں البتہ آسمانوں کو پیدا کرتا اور نہ ہی اپنی خدائی ظاہر کرتا۔ گویا خلاّق عظیم کی اپنے شاہکار سے والہانہ محبت انوکھا اور منفرد انداز ہے۔

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

یا خاتم الرسل المبارک ضوہ
صلی علیک منزل القرآن

(اے خاتم المرسلین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تو برکت وسعادت کا وہ سرچشمہ ہیں جن پر قرآن نازل فرمانے والے نے درود وسلام بھیجا ہے۔)

Marfat.com

جب سرور کونینصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ عالیہ کی معصوم بچیوں اور عورتوں کی زبان پر یہ عقیدت واحترام اور عشق ومحبت کے پھول تھے۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجبتُ شکر علینا مادعی للہ داع

(ہم پر ثنیہ نامی وداعی ٹیلوں کے اوپر سے ایک ماہ کامل طلوع ہوا' ہم پر اس کا شکر واجب ہے کہ خدا کے داعی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کی طرف دعوت دی۔)

امام بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ بردہ شریف میں اس طرح مدح سرائی کرتے ہیں:

فھو الذی تمہ معناہ و صورتہ
ثمہ اصطفاہ حبیبا باری النسم
منزہ عن شریک فی محاسنہ
فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

(پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمپر ظاہری و باطنی کمالات ختم ہیں' پھر انہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمخلقت کے پیدا کرنے والے نے اپنا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمبنالیا ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلماپنی خوبیوں میں کسی شریک سے منزّہ ہیں' پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو جوہر حسن ہے وہ ناقابل تقسیم ہے۔)

حضرت امام ابوحنیفہرضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں:

فاق الرسل فضلا و علا اھلوی السبل الدلالۃ
و محمدنا ھو سیّدنا فی لعزنا لا حابتہ

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی فضیلتوں اور بلندیوں کے اعتبار سے تمام رسولوں پر فوقیت حاصل ہوئی' آپصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رہنمائی سے تمام راستوں کو صراط مستقیم بنادیا' آپصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمہ صفت موصوف ہیں اور ہمارے سردار ہیں' ہماری عزّت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمکی دعوت کو قبول کرنے میں ہے۔)

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ نے نذرانہ عقیدت اس طرح پیش کیا ہے:

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقان وہی یٰسین وہی طٰہٰ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا خوب فرماتے ہیں "آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے روشن چراغ بن کر اور ہادی و رہنما بن کر اس طرح چمکے جس طرح صیقل کی ہوئی تلوار چمکتی ہے۔"

فامسی سراجا مستنیرا ھادیا یلوح کما لاح الصقیل المھنہ
فقر مقام نظر علم مقام خبر فقر میں مستی ثواب علم میں مستی گناہ

اسی لئے حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللہی

قرآن مجید فرقاں حمید میں چھتیس مقامات پر ذکر اذکار کیلئے کہا گیا ہے، تسبیح و تہلیل اور ربّ العزت کی ذات بابرکات کو یاد کرنے کا ذکر ہے۔ سورۃ مزمل اور سورۃ مدثر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مخاطب ہو کر کہا گیا ہے:

"اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر کم آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر لو یا اس سے کچھ بڑھا دو اور قرآن مجید فرقان حمید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ ہم تم پر بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔ درحقیقت رات کو اٹھنا نفس پر قابو پانے کے لئے بہت کارگر ہے اور قرآن مجید فرقان حمید ٹھیک پڑھنے کیلئے زیادہ موزوں ہے" (سورۃ مزمل ۶۔۱)

Marfat.com

''اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے اٹھو اور خبردار کرو اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو''
(سورۃ مدثر ۴۔۱)

''اور ایک مرتبہ پھر اس نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کو دیکھا۔ جہاں پاس میں جنت الماویٰ ہے اس وقت سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا نگاہ نہ چوندھیائی نہ حد سے تجاوز ہوئی اور اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں'' (سورۃ نجم ۱۸۔۱۶)

قرآن مجید میں مقام محمود کا بھی ذکر ہے:

''نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لیکر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے۔ قرآن کا بھی التزام کرو۔ کیونکہ قرآن مجید کا فجر مشہور ہوتا ہے اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لئے نفل ہے، بعید نہیں تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کردے'' (سورۃ بنی اسرائیل ۷۹۔۷۸)

''اور نہیں پیدا کیا جنات اور انسانوں کو لیکن عبادت کیلئے (عرفان کیلئے)''

لہٰذا اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قرآن عظیم میں، احادیث مبارکہ میں، انہی اولیائے قدیم و جدید نے اللہ جل مجدہ کو یاد کرنے کے طریقے بتائے ہیں تا کہ انسان جو کہ اشرف المخلوقات میں شامل ہے ایک اعلیٰ مقام پر فائز المرام ہو سکے۔ اسی مقام کو مقام محمود کے نام سے ماخوذ کیا ہے۔ جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پہنچ سکتے ہیں مقام محمود یہ بغیر عشق کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی
عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

جب انسان اس راستے پر گامزن ہو جاتا ہے تو ایک مقام آتا ہے جس کے بارے میں حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

Marfat.com

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے
اگر ہوتا وہ مجذوب فرنگی اس زمانے میں
تو اقبال اس کو سمجھاتا مقام کبریا کیا ہے

حصول عرفان

جس طرح علم کے حصول کیلئے کسی استاد کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح عرفان کے حصول کیلئے مرد کامل واکمل کی ضرورت ہوتی ہے' عرفان کی تبلیغ ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن اس کی اہلیت کیلئے خود عارف ہونا ضروری ہے:

کیے ہیں فاش رموز قلندری میں نے
کہ فکر مدرسہ و خانقاہ ہو آزاد

سب سے پہلے حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے والدین ایرانی اورعیسائی تھے بغداد شریف میں صوفیانہ عبادت کا سلسلہ شروع کیا' آہستہ آہستہ یہ سلسلے باقاعدہ (Brotherhood) کی شکل اختیار کر گئے۔ 815ء میں حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال پر ملال ہوا۔ بغداد شریف سے قادریہ سلسلے کا آغاز ہوا اور سلسلہ عالیہ جنیدیہ' حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ امام العارفین حجتہ الکاملین سند الواصلین حضرت علی بن عثمان الہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ بھی جنیدیہ ہے۔ اور یہی سلسلہ عالیہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

ڈاکٹر نکلسن نے آئیڈیا آف پرسنیلیٹی آف گاڈان اسلام میں اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ صاحب تصوّف وہی ہوسکتا ہے جو قرآن مجید اور سنّت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر عمل پیرا ہو' حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تصوّف عین دین ہے۔

مقامات راہ سلوک یہ ہیں۔

(1) جذب (2) حقیقت (3) معرفت (4) طریقت (5) شریعت

In reality, sufism is the latest easiest, simplest, quickest

Marfat.com

and the most, successful participation in the world affairs unlike other mystic disciplines, which are characterized by world renunciation and asceticim.

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندری کی بارگاہ میں ہے

سلسلہ عالیہ قادریہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے شروع ہوا۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عشق کے اعلیٰ ترین ارفع و اعلیٰ مقام قاب قوسین دو کمانوں کے فاصلہ یا دو بھوؤں کے فاصلہ تک پہنچے احد اور احمد نے جس کا وعدہ رحمت عالم نور مجسّم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مقام محمود پر پہنچایا۔ یہاں پردہ میم باقی رہا۔

انگریز مستشرق ڈی ایس مارگولائیتھ ''محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اینڈ دی رائز آف اسلام'' مطبوعہ لندن جی پی پٹنم سپینسر تیسرا ایڈیشن 1923ء صفحہ 3 پر رقمطراز ہے:

"The biographers of the Prophet Mohammad (Sala-alla-ho Alaihi-Wasallam) from a long series which it is impossible to end, but in which it would be honourable to find a place"

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موضوع پر کیا خوب فرماتے ہیں:

عرب شریف دا ملک عجائب جھاں عربی ڈھول پیا وسدا
دلڑی عربی یار پکارے جیویں آواز جرس دا
رہندا دلبر میم دے او ہلکے چھپ بھیت نہ ڈسدا

Marfat.com

عرض ضرور منظور کرے چا فرید عاجز بیکس دا

حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اس مقام پر کیا خوب فرماتے ہیں:

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ محیط میں حباب
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے فروغ آفتاب
شوکت و سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنیدؒ و بایزید تیرا جمال بے نقاب

حضور قبلہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دانائے راز اور شناور معرفت تھے۔ آپ راضی برضائے الٰہی تھے۔ مصائب و مشکلات میں اپنے لئے دعا بھی نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ یہ سب مسلک عشق میں خلافت رضا قرار پاتی ہے۔ جیسا کہ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عاشقم بر لطف و مہر اور خوشم
آی عجیب من عاشق این ہردوام

(یعنی میں اس کے قہر کو بھی اتنا ہی پسند کرتا ہوں جتنا کہ اس کی رحمت کو۔ کیونکہ میں اس کی ہر بات کو عزیز رکھتا ہو۔)

کتاب برزخ عین العلم شرح زین الحلم از حضرت ملاّ علی قاری لطائف معنوی ص ۱۶۹ میں فرماتے ہیں الا ان اولیا اللـه لا یموتون بل ینتقلون من الدار الی الدار ارشاد باری تعالیٰ ہے "بے شک اولیاء اللہ نہیں مرتے (اور ہمیشہ زندہ رہتے ہیں) بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں "منتقل ہو جاتے ہیں۔"

آج پاکستان کا ہر فرد مسلمان اصولاً انہی اولیائے کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ممنون ہے۔ جنہوں نے نہ صرف یہاں کے کروڑوں باشندوں کو مسلمان کیا۔ بلکہ عظیم تمدّن اور مملکت خداداد کا وارث بھی بنا دیا۔

Marfat.com

حضرت علامہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ والہانہ عشق تھا آپ "یبیتون لربھم سجدا و قیاما" (یعنی اللہ تعالیٰ کے مخلص بندگان رات بھر اپنے رب کے حضور میں سجود و قیام میں بسر کرتے ہیں) کی عملی تصویر تھے' نماز تہجد میں کبھی ناغہ نہیں کیا تھا' ایسے کاملین کے بدن رات کے بستروں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ انہی کیلئے ہے:

"رات کو اٹھو لیکن کم نصف رات ہو یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور تلاوت قرآن مجید کرو' اچھی طرح کیونکہ رات کا جاگنا نفس کشی کیلئے بہت سخت ہے اور بات کو مضبوط کرتا ہے یعنی آدمی مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے۔"

"سالک کو شریعت' طریقت' حقیقت اور معرفت میں سے ہر ایک پر عمل کرنا ضروری ہے۔ یہی حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاصا تھا۔ کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق حسنہ میں کم بولنا' سچ بولنا' کم کھانا' کم سونا' ہمدردی' سخاوت' شفقت' محبت' استقامت' تواضع' عجز و انکساری' خشیت الٰہی' صبر و شکر' ذکر و فکر اور عفو و درگزر وغیرہ کا حامل ہونا تھا۔ بقول حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ ۔

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

"جاوید نامہ" میں حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان کامل کی تشریح پیر رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح کی ہے جو حضرت علامہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر من و عن صادق آتی ہے:

کار مرداں است تسلیم ورضا
بر ضعیفاں راست ناید ایں قبا
بود گرے در زماں با یزید
می ندانی از کلام پیر روم
خوشتر آں باشد کہ ایمان آوری
تا بدست آید نجات و سروری

Marfat.com

گفت ایں ایمان اگر ہست

اے مرید آں کہ دارد شیخ عالم با یزید

من ندارم طاقت آں تاب آب

کاں فزوں آمد ز کو شہنشائے جہاں

آج بھی ہزاروں طلباء علماء کا وجود انہی کی مساعیٔ جمیلہ کا مرہون منت ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انور حقیقتاً ظاہری علوم کی جامعہ ہونے کے علاوہ تہذیب اخلاق کی تربیت گاہ بھی ہے۔

کتا دَر دَر پھرے دُر دُر ہو

ایک دَر کا ہو رہے دُر، دُر کرے نہ کو

حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اعلیٰ کردار، روشن تعلیمات، اخلاق حمیدہ اور عمل صالحہ کی پاکیزگی سے عوام و خواص کو فیضیاب فرمایا۔ اسلام کی تبلیغ، رشد و ہدایت میں تن، من دھن قربان کردیا اور آج برّصغیر پاک و ہند تو کیا، بلاد اسلامیہ میں فیض جنیدیہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی مساعی جمیلہ کا مرہون منت ہے کیونکہ طریقت کا پہلا اصول ہے کہ ''اپنے مرشد کامل و اکمل کو غوث اور قطب ہی سمجھنا چاہیے۔'' یہی سوئے ادب ہے۔

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

حضرت خواجہ میاں عمر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ۔

بغرق خادماں گسترده بال رحمانی

ہما شان خدا خواجہ معین الدین

یعنی خادموں کیلئے گیسوئے رحمانی بکھیرے۔ اے شان خدا کے ہما خواجہ معین الدین۔

صوفی محمد افضل فقیر حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اجمیر کا امام ہے اس در سے فیض یاب

یہ حضرت فرید کا باب مراد ہے

Marfat.com

آباد تیرے فیض سے ہے سرزمین پاک
ہر فرد تیری چشم عنایت سے شاد ہے

حکیم الامّت علاّمہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے جن کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے: ۔

سیّد ہجویر مخدوم امم
مرقد او پیر سنجر را حرم
خاک پنجاب از دم او زندہ گشت
صبح ما از بہر او تابندہ گشت

حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری زندگی حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پرانور پر حصول باطنی فیض کیلئے زندگی کو شعار بنا دیا۔ حضور قبلہ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باکمال صوفی اور ولی اللہ تھے۔ جن کے کردار اور عمل کی تعلیمات میں اسلام کی سچی روح موجزن تھی۔ ساری زندگی دین حنیف کی نشر و اشاعت میں بسر کی۔

کی بھرواسہ اے اشنائی دا
ڈر لگدا اے بے پروائی دا
بھیکا بھوکا کوئی نہیں سب کی گھٹڑی لعل
گرہ کھول نہیں جانتے تِس بدھ بھئے کنگال
بھیکا وہ نر کور ہیں جو گُر کو جانے اور
ہر روٹھے گر میل دے گر روٹھے نہ ٹھور

الحاج میاں خوشی محمد سجّادہ نشین شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واحد خلیفہ اور مرید حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک ہیں آپ کا شجرہ نسب درج ذیل ہے۔

شیخ الشیوخ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ، شیخ لطفی، شیخ عنایت اللہ، شیخ نعمت اللہ، شیخ عباداللہ ، شیخ نصراللہ، شیخ حبیب اللہ، شیخ قدرت اللہ، شیخ ظہوراللہ، شیخ عزیز اللہ، شیخ مراداللہ، شیخ لطیف اللہ، شیخ سلیمان، شیخ علاء الدین، شیخ محمد، شیخ بدرالدین، شیخ نظام الدین، شیخ جمال الدین، شیخ محمد

Marfat.com

اشرف، شیخ محمد پیر، شیخ محمد سلطان، شیخ ظفر اللہ، شیخ محمد عظیم، شیخ محمد قطب الدین، شیخ امام الدین، شیخ مہتاب دین، شیخ محمد بخش، شیخ نبی بخش المعروف شیخ بڈھا لاولد مرحومین و مغفورین رحمہ اللہ علیہم اجمعین

الحاج میاں خوشی محمد، میاں خوشی محمد صاحب کے تین صاحبزادے محمد یوسف، محمد جاوید، محمد سجاد نہایت ہی متقی اور پرہیزگار ہیں۔ عزیزم محمد سجاد صاحب کے تین صاحبزادے، محمد احمد، محمد صدیق، اور محمد عمر ہیں۔

وصال صد ملال

آخری عمر میں نور بصیرت بالکل ہی کم ہوگئی تھی اور تمام تر ذمہ داری حضرت قبلہ شیخ لطفی رحمتہ اللہ کے کاندھوں پر تھی۔ حضور قبلہ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبلیغ اسلام کا عظیم کارنہ بدرجہ اتم انجام دیا اور ان گنت بندگان خدا کو صراط مستقیم پر لائے۔ بالاخر **کل نفس ذائقة الموت** کی صدا پر لبیک کہتے ہوئے **110** سال کی عمر عزیز یعنی **4** ربیع الاوّل شریف **486** ہجری میں انتقال پر ملال فرمایا۔ **انا لله و انا اليه راجعون**

آئے عشّاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغ رُخ زیبا لے کر

بلا شبہ وہ صوفی با صفا درویش کامل اور نابغہ روزگار عالم دین تھے جو صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں: ؎

سال ہا باید کہ یک مرد حق پیدا شود
با یزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن
ہر آنکہ زاد دنیا جار بائیدش نوشد
زجام دیر مئے کل من علیها فان

ویسے بھی موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے

صورت از بے صورتی آمد بروں

Marfat.com

باز شد انا الیہ راجعون

ترجمہ: دنیا عدم سے ایک نقش عالم وجود میں آیا اور پھر واپس اللہ جل مجد کی طرف لوٹ گیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ کے آستانہ عالیہ ہی میں دفن کیا گیا۔
آپ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کے عمل تفسیر تھے۔

نشان مرد مومن با تو گوئم
چو مرگ آید تبسم بر لب اوست

I tell you the sign of a Momin, when death comes there is smile on his lips

رحمت حق نے بلا کر لے لیا آغوش میں
جا رہے ہیں فردوسیوں کے عالم خاموش میں

اس قسم کے کاملین حقہ بار بار پیدا انہیں ہوتے:

دنیا دے وچ صدیاں بدھی جم دے رہن کمینے
تاں اک بھاگاں والی مائی کم دا پتر جنے

روضہ پاک مدینے دی خاک اوتوں مینوں نور تے رنگ تے شان بخشو
وقت مرگ دے بندہ نوں شاد کر کے داتا پیر دے قدماں توں جان بخشو

آپ کے انتقال پر ملال کے بعد شیخ لطفی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ آپ پاکیزہ سیرت اور صاحب کمال بزرگ تھے۔ مجھ جیسا بے بضاعت انسان ان کے اوصاف و محاسن کو کیسے قرطاس ابیض کر سکتا ہے۔ یہ انہیں پاکیزہ اور نورانی آنکھوں کا کمال ہو سکتا ہے۔ جنہوں نے حضرت کے جمال کی زیارت کی ہوگی۔ آپ ان چند برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں جو شمع کی طرح جلتی ہیں اور چاندنی کی طرح پھیلتی ہیں۔

جس جگہ یار کا نقش کف پا ہوتا ہے
بس وہیں کعبہ ارباب وفا ہوتا ہے

Marfat.com

The place where there is the print of the Friends footship surely that vey place is the Kaaba of the faithful and the Loyal"

شمع کی طرح جبیں بزم کہ عالم میں
خود جبیں دیدۂ اغیار کو بینا کردیں

مزارِ پُرانوار

حضرت قبلہ عالم شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انور حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مقدس کی بائیں جانب میں آج بھی مرجع خلائق اور مصدر فیوض و برکات ہے:

ہمیشہ یاد خدا یا کشادہ ایں درگاہ
بحق اشہد ان لا الہ الا اللہ

"O God: may his temple over flourish, through the grace of Kalima, witness there is no God, but God.

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیند
خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

خاکسار تو یہی کہے گا کہ آپ کے دربار گوہر بار پر غوث، قطب، ابدال، اوتاد، قلندر ہمہ وقت حاضری دیتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشن گوئی پوری ہوگئی کہ:

"ہند سے مجھے خوشبو کی مہک آرہی ہے"

یہ مہک حقیقتاً اس چمنستان میں اسی بادِ صباء کی لائی ہوئی ہے جسے عرف عام میں صوفیائے عظام اور اولیائے کرام کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

ایسے ہی کاملین کیلئے حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

مکسل از پیغمبران وقت خویش

Marfat.com

تکیہ کم کن بر فن دیر کام خویش
پس بھر دوری ولی قائم است
آزمائش تا قیامت دائم است

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

سایہ مصطفیٰ سایہ اصطفا
عزو ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین سیّد المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

کیونکہ عقیدہ رسالت اور اس سے وابستگی اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ عشق کامل واکمل محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکمل اتباع اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بالکلیہ اطاعت ہی دین متین کی اساس و بنیاد ہے اور اگر یہ نہیں تو پھر دین کا کوئی تصور نہیں بقول شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ: ؎

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ درود شریف کثرت سے پڑھتے۔ کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تخم نخل مراد ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نخل مراد و مقصود کے پھل ہیں۔ آپ معقول اول واجب تعالیٰ کے ہیں۔ آپ علت تامہ ممکنات ہیں۔ آپ حسن احد کے خیال احمد ہیں۔ آئینہ جمال ذات کے محمد ہیں۔ آپ مرکز وجوب کے دائرہ اولیٰ ہیں۔ آپ دائرہ امکان کے قطب اعلیٰ ہیں: ؎

آفریدۂ حق ترا از نور ذات
تا شناسم ذات اورا از صفات

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بہر وافر آپ کو ملا تھا۔ اسی لئے آپ کی زندگی کا ہر لحہ حسن عمل کی مسلسل سعی کامل کیلئے وقف تھا' حضور قبلہ داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نصیحت آموز قول فرماتے ہیں:

دار نافنية و احوالنا عارية. "انفاسنا معدودة" و كسلنا موجود"

(یعنی ہمارا ٹھکانا فانی ہے۔ ہمارا۔حوال عارضی ہیں ہمارے سانس گنے ہوئے ہیں اور ہماری سستی نمایاں ہے۔)

اس قول کی تشریح کرتے ہوئے سیّد ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"فانی گھر کی تعمیر جہالت ہے عارضی احوال پر اعتماد بیوقوفی ہے گنتی کے سانسوں پر دل لگانا غفلت ہے اور کاہلی و سستی کو دین سمجھنا خیانت ہے کیونکہ جو چیز عاریۃً لی گئی ہے وہ واپس جائے گی جو چیز فانی ہے وہ نہ رہے گی' جو شے گنتی میں آتی ہے وہ ضرور ختم ہوگی اور کاہلی و سستی کا کوئی علاج نہیں' گویا ہمیں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متنبہ فرمایا کہ دنیا اور اسباب دنیا اس قابل نہیں کہ ان سے دل لگایا جائے۔"

(بحوالہ کشف المحجوب شریف ترجمہ سیّد محمد فاروق القادری ص:۱۸۱)

حضور قبلہ داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریق عمل تھا کہ انہوں نے اپنے آقا و مجبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے مشن کو نہایت دلسوزی سے پھیلایا۔ ان کی نگاہ میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ پرعزم و یقین مساعی جمیلہ بھی تھیں جو انہوں نے دین حق کے احیاء و سربلندی کیلئے انجام دیں اور حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھرپور سرگرم زندگی کی خود مشاہدہ کیا تھا۔ لہذا انہوں نے ایک عظیم مرد مجاہد کی طرح اپنی زندگی کو بسر کیا۔ نیز ایک مصلح کی حیثیت سے اصلاح معاشرہ کا فریضہ بھی انجام دیا اور ایک مبلّغ کامل کی حیثیت سے تبلیغ دین میں سرگرم عمل بھی رہے اور ایک معلّم کی حیثیت سے دینی علوم کی ترویج و اشاعت میں بھرپور حصہ لیا ایک مرشد مرّبی کی حیثیت سے رشد و ہدایت کے سلسلے کو فروغ دیا۔ جو نسل بعد نسل جاری و ساری ہے آمین بجاہ النبی سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم اولیاء کاملین کا فیض ان کی حیات طیّبہ اور بعد از وصال یکساں جاری و ساری رہتا ہے۔ حضور قبلہ عالم

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی فرماتے تھے۔ ولی اللہ جب اس دنیا میں ہوتے ہیں۔

سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اولیائے کاملین واکملین کا فیض ان کی حیات طیبہ اور بعداز وصال یکساں جاری وساری رہتا ہے' حضور قبلہ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی فرماتے تھے ولی اللہ جب دار فانی سے دار بقاء کی طرف منتقل ہوتے ہیں تو ان کا فیض کئی گنا بڑھ جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی حیّن حیات میں خداوند قدوس کو یاد کرتے ہیں اور بعداز وصال صد ملال خداوند قدوس ق خدا کی زبان سے ان کو یاد کرتا ہے اوران کا مزار پرانوار' انوار وتجلیات کا مرکز بن جاتا ہے۔ قولہ تعالیٰ فذکرونی اذکر کم یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

عرس مبارک

مرید اوّل عظیم المرتبت خلیفہ واحد خلیفہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس پاک ۳ اور ۴ ربیع الاول شریف کو درگاہ معلیٰ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار دُربار پر ہوتا ہے کیونکہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پرانور حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ کے مزار عالیہ کے بائیں جانب ہے۔ اس عرس میں بھی ہزاروں عقیدت مندان شریک ہوکر سکون قلب کی دولت سے سرفراز ہوتے ہیں۔ اسی طرح ۴ ربیع الاول شریف کو مجاورین' سجادہ نشیناں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت سیّد مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تخت پاک پر جانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اس روز ان حضرات میں ایک عجیب وغریب سی کیفیت ہوتی ہے کیوں نہ ہونسبت بڑی بات ہے۔ یہ تمام حضرات حضرات شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد ہیں جو لندن' امریکہ اور ملک کے قرب وجوار میں رہائش پذیر ہیں۔ ان ایام میں عاشق صادق الحاج میاں خوشی محمد صاحب درود شریف مختلف اسلامی کتب اور چارٹس وغیرہ عقیدت مندوں میں فری تقسیم کرتے ہیں۔ انہوں نے اسے اپنی زندگی کا معمول بنالیا ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس کے علاوہ سجادہ نشین میاں زبیر صاحب قادری ضیائی بھی فری کتب تقسیم کرنے کی

Marfat.com

بندی

میں

ت پر

میں۔

معلوم

حاصل

اور

ان

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یارسول اللہ

نظر لطف وکرم کی شیخ ہندیؒ پر پڑی
...ے سے دریا آپ نے یا گنج بخشؒ

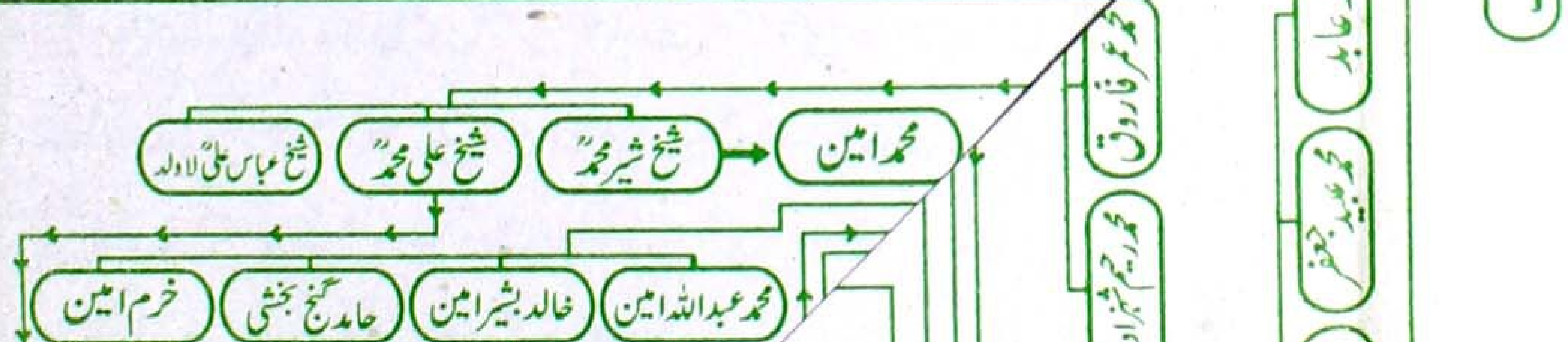

Marfat.com

سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اسی روز محکمہ اوقاف کی طرف سے ان سب حضرات کی دستار بندی ہوتی ہے۔

ایہ کام نہیں نڈیاں کھڈیاں دا
ایہہ کم ہے ماواں پکیاں دا
دردمنداں دے سخن محمد دین گواہی حالوں
جس پلے پھل بدھے ہوون خوشبو آئے رومالوں

ڈی بی میکڈ لنلڈ اپنی کتاب Aspect of Islam میں اسطرح رقمطراز ہے:

''جہاں تک زندہ اولیاء کا تعلق ہے۔ ہماری مغربی دنیا میں ان کا بہت فقدان ہے۔ اس لئے میں اکثر متوفی اولیاء کی تلاش میں رہتا تھا۔ جس کی اسلامی دنیا میں کوئی کمی نہیں۔ ان کے مزارات پر میں احترام سے جاتا تھا۔ اور فاتحہ پڑھتا تھا۔ معلوم نہیں قبر والوں کو اس سے فائدہ ہوتا ہے یا نہیں۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ جو لوگ وہاں جاتے ہیں ان کو بھی فائدہ ہوتا ہے یا نہیں۔ البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ مجھے اس سے بہت فائدہ ہوا اور میں نے وہاں یعنی (مزارات پر) جا کر خدا کا قرب حاصل کیا۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیاء

آسرا دونوں جہاں میں کچھ نہیں داتا کے سوا
بندۂ مسکین و عاجز پر خطا کے واسطے

درگاہ مُعلّیٰ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندر اور باہر چند ایک مزارات عالیہ جو سجّادگان وغیرہ کے ہیں اور ان کے نشان باقی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

Marfat.com

☆ مزار میاں غلام حیدر سجادہ نشین المتوفی ۱۹۳۷ء مطابق ۱۳۵۶ھ

☆ مزار مولوی فیروز دین بانی فیروز پرنٹنگ پریس المتوفی ۱۹۴۹ء

☆ مزار شیخ محمد امین سوداگر۔

☆ مزار میاں محمد صدیق المتوفی ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۸ھ

☆ مزار میاں شیر محمد یکے از سجادہ نشینان حضور داتا گنج رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ مزار پرانور امام العارفین قطب المشائخ حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ مزار حضرت شیخ لطفی رحمۃ اللہ علیہ فرزند ارجمند حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ مزار شیخ عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

☆ مزار شیخ عباد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

☆ مزار شیخ نصیر اللہ نور اللہ مرقدہ

☆ مزار شیخ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

☆ مزار شیخ ظہور اللہ رحمۃ اللہ

☆ مزار شیخ قدرت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

☆ مزار شیخ مراد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

☆ مزار شیخ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

☆ مزار شیخ علم دین رحمۃ اللہ علیہ

☆ مزار شیخ لطیف اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ مزار شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ

ان تمام مزارات کے نشان نمبروں سے معلوم ہو سکتے ہیں جو کہ محکمہ اوقاف پنجاب نے سنگ مرمر کی تختیوں پر لگوا دیئے ہیں۔

یہ تمام مزارات جو اب فرش سے ہموار ہیں۔ محکمہ اوقاف سے پہلے یہ فرش سے ۱۹ انچ اُبھری ہوئی تھیں اور لمبائی میں موجودہ سائز ہی ہے جو سنگ مرمر میں حاشیہ سے ظاہر ہے۔

ایک مزار جس پر ہرے رنگ کا روغن کیا ہوا ہے جو خواجۂ خواجگان فخر کون و مکاں حضرت

Marfat.com

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نوراللہ مرقدہ کے حجرۂ اعتکاف کے سامنے ہے۔ یہ مزار پرانور حضرت شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرزندار جمند حضت شیخ لطیف اللہ رحمہ اللہ سجادہ نشین کا ہے۔

قبور جو سنگ مرمر کے وسیع وعریض صحن کے احاطے میں ہیں

☆ مزار اہلیہ مہر جھنڈا و چوب فروش بیرون موری دروازہ۔ لاہور المتوفی ۱۹۰۷ء

☆ مزار حضرت پیر حضوری شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت سیّد مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔

☆ مزار چوہدری غلام رسول کٹھ والا جن کے بارے میں تفصیلات (حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب احوال وآثار مؤلفہ پروفیسر غلام سرور رانا) حالات دیئے گئے ہیں۔

☆ نواب میر مومن خاں نائب ناظم لاہور جو محمد شاہ شہنشاہ دہلی حضرت امام العارفین سخی لج پال حضرت علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدت مند تھا بعد از انتقال پرملال بروئے وصیت درگاہ معلّی کے احاطے میں دفن ہوا۔

عبرت نامہ فارس میں تحریر ہے: ''سیّد جمیل الدین خاں تابوت میر مومن خان را ہمراہ آوردہ در جوار خانقاہ مرقد حضرت مخدوم گنج بخش ہجویری (رحمۃ اللہ علیہ) مدفون کنانندہ۔''

مزارات عالیہ واقع اندرون روضہ مقدّسہ

حضرت علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ مزار اقدس حضرت شیخ ابوسعید ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

☆ مزار پرانوار شیخ احمد حماد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ

دیگر مزارات عالیہ جو درگاہ معلّیٰ میں موجود ہیں

☆ مزار حضرت شیخ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشیں چہارم

☆ مزار شیخ عزیز اللہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین نہم۔

Marfat.com

☆ مزار مولانا ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ بن سیّد دیدار علی شاہ الوری رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۸۰ھ ۱۹۶۱ء مترجم کشف المحجوب شریف دیباچہ از حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم ومغفور۔

قبور ومزارات سجّادہ نشینان جن کے نشانات باقی نہیں ہیں

☆ شیخ ضیاء الدین ولد عبدالشکور المتوفی ۱۰۹۵ھ سجادنشین درگاہ مُعلّیٰ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ قبر محمد خاں مہتمم ٹکسال راجہ رنجیت سنگھ المتوفی ۱۲۴۱ھ ۱۸۲۵ء کی قبر بھی احاطہ مزار کے باہر واقع تھی۔

☆ قبر نواب شیخ امام الدین صوبہ (گورنر) کشمیر المتوفی ۱۲۷۵ھ ۱۸۵۸ء

☆ قبر شیخ فیروز الدین سابق وزیر بہاول پور المتوفی ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۱ء۔

☆ شیخ عابد ولد شیخ غلام نبی سجادہ نشین درگاہ حضرت داتا گنج بخش لاہور رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ شیخ محمد بخش ولد شیخ مہتاب دین

☆ قبر میاں چراغ دین والد خان بہادر میاں محمد بخش دالگر وفات ۱۲۳۱ھ ۱۸۱۵ء

☆ میاں محرم علی ولد میاں محمد علی سجادہ نشین درگاہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ شیخ عابد ولد شیخ غلام نبی سجادہ نشیں درگاہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ قبر خان بہادر میاں محمد بخش دالگر المتوفی ۱۲۳۱ھ ۱۸۱۵ء

☆ میاں غلام فخر الدین ولد میاں جان محمد المتوفی سجادہ نشین درگاہ داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ قبر مہر جھنڈ والمتوفی ۱۳۳۵ھ، ۱۹۱۶ء کا بھی نشان باقی نہیں ہے۔

☆ نواب امام الدین خاں کی قبر سے مشرق کی طرف علی الترتیب کنیز فاطمہ اور زوجہ محمد حسن کی قبور تھیں۔

☆ میاں جلال الدین ولد میاں نظام دین سجادہ نشین درگاہ حضرت داتا گنج بخش رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ

☆ میاں نبی بخش بڈھا شیخ ولد شیخ مہتاب دین جدّ امجد الحاج میاں خوشی محمد سجادہ نشین اب مجاورین کا قبرستان تکیہ پیراں غائب اور تکیہ کھڑکی شاہ کے مزارات واقع دربار عالیہ روڈ پر ہیں

احاطہ روضۂ پُر انوار سے باہر کی قبور

☆ قبر نواب غلام محبوب سبحانی متوفی ۹ شوال المکرّم ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء احاطہ قبور بیگم سر سکندر حیات خاں اس احاطے میں کھجور کے درخت ہیں۔

☆ مزار اہلیہ مرحومہ سردار اسلم حیات خاں صاحب رئیس واہ ضلع اٹک

☆ میاں محمد نظام الدین صاحب مرحومہ وزیر اعظم پونچھ وفات ۱۹۱۱ء اس پر آیات قرآنی فارسی کے شعر تحریر ہیں۔

☆ مزار آمینہ خاتون زوجہ سردار سکندر حیات خاں پیدائش مارچ ۱۹۰۶ء وفات ۸ مئی ۱۹۴۵ء

☆ مزار مبارک علی خاں خلف مظفر خاں سکندر واہ ضلع اٹک وفات ۱۹۰۱ء وفات ۱۹۲۳ء۔

☆ مزار حضرت علاّمہ مولانا محمد سعید نقشبندی سابق خطیب جامع مسجد حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتبات جو روضۂ پر انور حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیرونی طرف تحریر ہیں اور عہد رفتہ کی یاد تازہ کرتے ہیں کی تفصیل درج ذیل ہے یہ عقیدت و محبت کے وہ نشانات ہیں جنہیں شریعت معرفت طریقت اور حقیقت میں اہم مقام حاصل ہے اور امت مسلمہ کیلئے سکون قلب کا ذریعہ ہے۔

سبز گنبد کے گرد یہ اشعار مرقوم ہیں:

بر آستان تو ہر کس رسید مطلب یافت
روا مدار کہ من نا امیدم بر گردم
آنکہ در یک دم رفت را صد نظر بینم
ہنوزم آرزو باشد کہ یک بار دگر بینم

Marfat.com

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

بر زمینے کہ نشان کف پائے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود
جائیکہ زاہداں بہ ہزار اربعین رسند
مست شراب عشق بیک آہ می رسد
ہر کس کہ بدرگاہ تو آید بہ نیاز
محروم زورگاہ تو کے گردد باد
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

(خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ابو بکر ہمچو کعبہ عمر در طواف او
عثمان آب زم زم علی حج اکبر است

یہ کتبے موجد طرز جدید امام فن منشی عبدالمجید پُرویں رقم مرحوم کے کمال فن کے شاہد وامین ہیں وسیع وعریض سنگ مرمر کے صحن میں واقع مزارات پر یہ کتبات ہیں۔

ا۔ پیر حضوری شاہ کی قبر پر یہ تحریر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افضل الذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

قل یا عبادی الذین اسرفو اعلیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمت اللہ ان اللہ یغفر لذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم

۲۔ چوہدری غلام رسول بانی مسجد کی قبر پر بھی یہی تحریر ہے۔

۳۔ اہلیہ مہر جھنڈ و چوب فروش بیرون موری دروازہ لاہور کی قبر پر بھی ایک سنگ مرمر کی لمبی سل ہچس پر ۱۰۴ اشعار درج ہیں۔اس کی وفات ۱۹۰۷ء کو ہوئی۔

Marfat.com

کتبات جو بیرون پہلی غلام گردش میں تحریر ہیں

انسان کی نجات دین کی تابعداری میں ہے

اور اس کی ہلاکت دین کی مخالفت میں

دو جہان زیر نگین مہر نام گنج بخش ☆ جن و انسان و ملک منقاد رام گنج بخش
ہر کہ آمد بارادت صد سعادت یافت او ☆ ہر کسے شد بہرہ یاب از فیض عام گنج بخش
روز شب ورد زبانم ہست نام پاک تو ☆ اسم اعظم یافتم من پاک نام گنج بخش
بادشاہ اولیا والا قدر عالی محل ☆ سلّم ہفت آسمان کمتر ز بام گنج بخش

(مولانا غلام محی الدین قصوری)

کتبات جو بیرون غلام گردش تحریر میں ہیں

بیا تا بردر سیّد نشینم نزول رحمت حق را بینم
گر ہمی خواہی کہ بینی بر زمین باغ ارم روضۂ انور مقدس ہیں مقام گنج بخش
ہر زمانش می فرستم صد سلام و صد دعا بر امیدآں کہ یابم یک سلام گنج بخش
از مزار پاک او صد شعلہ ہائے نور حق روشن از صبح درخشاں ہست شام گنج بخش

(مولانا غلام محی الدین قصوری)

اولیا را ہست قدرت از اِلٰہ
تیر جستہ باز گردانند ز راہ

(مولانا روم)

پہلی غلام گردش کے باہر کتبات جو مشرق کی طرف تحریر ہیں

(مستورات کے حصّہ کی طرف ہیں)

سیّد السادات، نور مصطفیٰ، گنج کرم ☆ گردش چرخ بریں باشد بہ کام گنج بخش

Marfat.com

از چنین درگاه عالی ہیچ کس محروم نیست ☆ بہتر از نقد دگرہاست دام گنج بخش
از دل و جانم غلام شاہ میراں محی الدین ☆ نیز از فضل خدا ہستم غلام گنج بخش
گنج عرفاں الٰہی نیز گنج عافیت ☆ کن عطا یا رب بہ ایں سائل بنام گنج بخش
سرداد نہ داد دست در دست یزید ☆ حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؓ

جنوب کی طرف اب محکمہ اوقاف نے نئے کتبے نصب کر دیے ہیں۔ (جنوبی دیوار کے باہر کی طرف)

نوازش دل ما کہ دل نواز توئی
بساز کار غریباں کہ کار ساز توئی
خاک پنجاب از دم تو زندہ گست
صبح ما از مہر تو تابندہ گشت
مالک و ملک لا شریک لہٗ
وحدہٗ لا اِلٰہ الا ہو
عاشقاں جان و دل نثار کند
بر در لا الہ الا ہو
کوئے تو کعبہ ست یا خلد بریں یا بوستاں
یا گلستان ارم یا جنت الماویٰ ست ایں
یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

جنوبی دیوار (اندر کی طرف)

کس شان سے رہتا ہے اللہ کا دیوانہ
انداز ہے شاہانہ سامان گدایانہ

Marfat.com

نہ کام ہوسکا جس کا کوئی زمانے سے
سہارا لیتا ہے داتا کے آستانے کا
کیا فرق داغ و گل میں کہ جس گل میں بو نہ ہو
کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل میں تو نہ ہو
ہے جو بھی کوئی ستایا ہو زمانے کا
وہ سہارا لیتا ہے تیرے آستانے کا
اک بار تمنا ہے کہ جی بھر کے میں رولوں
سر روضۂ اقدس پر ندامت سے جھکا کر
پیر کامل مرشد و ہادی مکمل رہنما
بوئے عرفانِ الٰہی درمشام گنج بخش

اولیاء اللہ خدا کے ملک کے منتظم اور والی ہیں۔

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

صوفی اسے کہتے ہیں جو ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے۔

گنج بخشی ہے تیری مشہور ہم پہ کر کرم
کر کرم کروا کرم دونوں جہاں میں رکھ شرم

کتبات جو پہلی غلام گردش کے اندرونی طرف تحریر ہیں

۱. مَنۡ نَظَرَ اَلیٰ الۡخلقِ ھَلَکَ وَ مَنۡ رَجَعَ اِلَی الحق مَلَکَ

۲. اَمۡ حَسِیبَ الَّذِینَ اَلۡجزَآء السَیّأتِ اَنۡ یَعجَلَ لَکُمۡ کَا الَّذِیۡنَ آمَنُو وَ عمِلوُ اصۡلِحٰتِ سَوَآءً مَحۡیَاھُمۡ رَمَمَاتُھُمۡ سَآءَ مَا یَحُکمُوۡنَ۔

۳. وَ مَا آتَاکُمۡ الرَسولِ فَخُزوۡہُ وَمَاکُم عَنۡہُ فَانۡتَھُوۡا وَتَّقُو اللّٰہُ اَنَّ اللّٰہ شِدِیۡدُ

Marfat.com

الْعِقَابْ.

۴. اِنَّ اللّٰہ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ.

۵. واللّٰہ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ اِلاَّ اَنْتَ فِیْ قَلْبِیْ وَوَسْوَاسِیْ.

مغربی جانب

۱۔ گفتہ او گفتہ اللہ بود ☆ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

۲. مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثیٰ فَلاَ تُحْیِسِیْنَّھُوْا حَیَاتً طَیِّباً.

۳. اَلْاَ خَلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ.

۴. وَلاَ نَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ.

۵۔ ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا ☆ او نشیند در حضور اولیاء

جنوبی سمت

۱. لَنْ تخلو الارض مَنْ اَرْبَعِیْنِ خَلِیْلُ الرَّحمٰنِ فِیْھُمْ تَسْتِرُنَ وَ بِھِمْ تنفرُوْنَ.

۲۔ گنج عرفان الٰہی نیز گنج عافیت
کن عطا یارب بایں مسکین بنام گنج بخش

۳. یَوْمَ تَدْعُو اکُلَّ اُنَاسَسٍ بِاِمَامِھِمْ فَمَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَاُوْلٰئِکَ یَقْرَمُوْنَ اُوْتِیٰ کِتَابَھُمْ وَلاَ یَظْلِمُوْنَ فَتِیْلاً.

۴۔ نفس کو اس کی خواہشوں سے دور رکھنا
جنّت کے دروازہ کی چابی ہے

۵. اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالیٰ عِبَادٌ اَخْتَصِھُمْ بِحَوَائِجِ النَّاسِ، بِمنزع النَّاسِ اِلَیْھِمْ فِیْ حَرَائِجِ ھِمْ وَالیٰ الا مِتْرُوْنَ مَنْ اَعْدَءِ اللّٰہ.

مشرقی سمت

۱. اَلاَ اِنَّ اَوْلَیَاءَ اللّٰہِ لاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ.

Marfat.com

۲۔ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ و سَلَّمَ کُوعَرَ فُتَھُمْ اللّٰہ حَقٌّ لَعُرِفَتِہٖ لَمَسْتُمْ عَلیٰ الْجَوَرِلَرالۃ بَدُعَاءِ کُمْ الجِبَالُ

۳۔ وَ لاَ تَقُولُوْ لِمَنْ یُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلَ اللّٰہ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحیاءٌ و لاٰکِنْ لا تَشْعُرُوْنَ.

۴۔ من کہ علی بن عثمان ام
مرسیدہ عالم را بخواب دیدم
گفتم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم اوگفت

یہ کتبے بھی منشی تاج الدین زرّیں رقم مرحوم ومغفور کے قلم کا شاہ کار ہیں۔نئی تعمیر شدہ غلام گردش کے باہر کے اشعار

شاہ حسین اس نخلوں پُھٹے ایسے توں اجمیری ☆ سردا صاحب سبھناں دا مخدوم علی ہجویری
(شریف کُنجاہی)

ڈِگیاں تائیں ایے چک لیندے سینے دے نال لاندے
تُھڑیاں ہوئیاں دی تھوڑ پوری کرداتا کہلاندے
دردمنداں دے درد بچھانن نالے کرن دوائیاں
وچ دربار الٰہی رکھن جیڑے لوگ رسائیاں
تختاں تاجاں والے ڈِھٹے ایتھے سیس نواندے
عاجز تے مسکین ہزاراں آ آبجرے پاندے

سکون قلب کی دولت یہاں دن رات بٹتی ہو ☆ نگاہ لُطف ہوتے ہی غموں کی رات کٹتی ہو
سیّد ہجویر کا دربار گوہر بار ہے ☆ آپ کے قدم پہ ہر دم بارش انوار ہے

کانیاں نکل کمانوں وگیاں ایہناں پچھاں بھوائیاں
ایڈےء زور خدا نے بخشے شاناں وڈیائیاں
(پیر فضل شاہ گجراتی)

Marfat.com

تاجدار ملک معنی پیر پیران گنج بخش ☆ کوکب رُشد و ہدایت نجم ایقان گنج بخش
ماہ اقلیم سخا خورشید گردون عطا ☆ نیّر برجِ طریقت شمع عرفان گنج بخش
ہستی او مزرع اسلام را ابر کرم ☆ خطۂ پنجاب را احساں یزداں گنج بخش
(بشیر حسین ناظم)

شیخ ہجویر پیر پیرانست
مقتدائے ہمہ مریدانست
راح روح من است نام علی
فیض عالم علی ہجویری
بر زمینی کہ کف پائے لو بود
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود
جام من دارد شراب یار خود
مہربان کن بر من د ہم مبتلا
این روضہ کہ شد بانیس فیض است
مخدوم علی است کہ باحق پیوست
در ہستی اشد ہست شد ہنی یافت
زاں مال و مالش افضل اموز ہست

کتبات جواب موجود نہیں ہیں

ا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جوں نباشد از غلامان رسول
مسجدے بر آستان گنج بخش
خواستم سال نبائش ناگہاں
ہاتفے از عاکفان گنج بخش

Marfat.com

گردن از سجدہ بروں آورد و گفت
سجدہ گاہ زائران گنج بخش

۲۔ سال نیائے دم مومنان ☆ خواہ زجبریل از ہاتف مجو
چشم بہ المسجد الاقصیٰ فگن الذیں یار کہ ہم بگو
۱۳۴۰ھ (علامہ اقبال)

۳۔ اگر در خانہ صد محراب داری ☆ غازآں بہ کہ در مسجد گزاری

۴۔ **ہو العزیز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**

این روضہ کہ شد با نیش فیض است ☆ مخدوم علی است کہ یا حق پیوست
در ہستی اش نیست شد ہستی یافت ☆ زاں سال وصالش افضل آمد از ہست
۴۶۵ھ (جامی)

۵۔ گنج بخش آپ کی آفاق میں مشہور ہے ☆ نرغہ اعداء میں یہ قلب حزیں محصور ہے
دلدہی خستہ دلوں کی آپ کا دستور ہے یا علی امداد کیجئے منتظر مہجور ہے

۶۔ بوڑھوں کو چاہئے کہ وہ جوانوں کا پاس خاطر کریں۔ کیونکہ ان کے گناہ بہت کم ہیں۔ اور جوانوں کو چاہیئے کہ بوڑھوں کا احترام کریں۔ کیونکہ وہ ان سے زیادہ عابد اور تجربہ کار ہیں
شمالی پہلا دالان شیخ فیروز دین کی لڑکی نے بنوایا تھا۔ اس پر یہ تحریر تھا جواب نہیں ہے کیونکہ دالان ختم ہو چکا ہے۔

۷۔ دختر فیروزدیں ادنیٰ کنیز گنج بخش ☆ ہر سعادت قسمت او گستہ از روز ازل
کرد ایں تعمیر نیا از ہاتفے آمد نداء ☆ پاک چوں بیت الحرام ایں حجرہ علم وعمل
۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۷ء

۸۔ جس کام میں نفسانی غرض آ جائے۔ اس سے رحمت اٹھ جاتی ہے۔ نفس کو اس کی خواہشوں سے دور رکھنا جنت کے دروازہ کی چابی ہے۔

۹۔ اولیاء اللہ خدا کے ملک کے منتظم اور والی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جہان کا انتظام ان کے

Marfat.com

متعلق کیا ہے۔ آسمان سے بارش ان کے قدموں کی برکت سے ہوتی ہے۔ زمین سے پیداوار ان کے احوال کی صفائی سے پیدا ہوتی ہے۔

۱۰۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ طالبانِ حق تعالیٰ کی راہ میں ابتداء سے لے کر انتہا تک اس ذریعہ سے راستہ پاتے ہیں۔ اور اس میں ان کے مقامات کھلتے ہیں۔ ایک جگہ یہ بھی تحریر تھا۔

زخاں صاحب محمد بخشی نامی ☆ کہ مشرب قادری دارد عظامی

نباشد ایں عمارت بہر مولا ☆ بطیب روح مخدوم علی را

یکے آرام خلق ہام آراست ازیں وقفے رفاہِ عام درخواست

خلیقا سال تارنجش بہ جوئی زوجہ آخرت حقا گوئی

۱۳۲۸ھ

خدمت خلق اور شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیشہ خدمت خلق کو اپنا شعار بنایا کیونکہ ان کے بقول جو انسان صرف اپنی ذات کی وحدت اور اس کے ثمر سے مطمئن ہو گیا وہ کامل نہیں۔ کامل کی نشانی یہی ہے کہ جہاں وہ خود پہنچتا ہے وہاں تک دوسروں کو پہنچانے کی خواہش اور مسلسل سعی کامل کرے۔ باقی اللہ جل مجدہ پر نتیجہ چھوڑ دے کہ دوسروں کو اس کامل کے توسل عالیہ سے وہ کہاں پر پہنچتا ہے کامل کا یہ عمل اس کی اگلی منازل وعروج طے کرواتا رہتا ہے۔

آں دل کے رم نمودے از خوب روجواناں

یک پیر سالخوردہ بُردہ بہ یک نگاہے

یعنی وہ دل جو کہ خوبصورت نو جوانوں سے بھی گریز کرتا تھا۔ ایک عمر رسیدہ بزرگ نے ایک نظر میں لوٹ لیا

یہی صفت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل عالیہ سے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

Marfat.com

ان مردان کاملین خدا آگاہ سے حضرت علاّمہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کو کمال عقیدت و محبت تھی۔ کیونکہ

☆ انہوں نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو جینا سکھایا۔

☆ انہوں نے عقل و دانش کی تاریکیوں میں عشق و محبت کے چراغ روشن کیۓ۔

☆ انہوں نے فراعین عالم کے سامنے سینے سپر ہو کر عزم و ہمّت کے مینارے بلند کیۓ

☆ انہوں نے بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھائی اور راہ یابوں کو منزل تک پہنچایا۔

☆ انہوں نے فقیری میں شاہی کی۔

☆ انہوں نے جسموں پر نہیں، دلوں پر حکومت کی۔

☆ انہوں نے طوفانوں کے منہ موڑ دیئے اور زمانے کو اپنی راہ پر چلایا۔

ارشادات عالیہ

حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک کا ایک ایک لفظ گنجینۂ حکمت و معرفت ہے اور مسلمانوں کی روحانی و باطنی فروغ کیلئے اور طالبان حق و صداقت اور تشنگان چشمہ معرفت کیلئے خزینۂ رشد و ہدایت ہے۔ مُشتے نمونہ از خروارے کے طور پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند مقدس کلمات پیش خدمت ہیں۔

☆ حصورل توحید کا زینہ محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

☆ مزارات اولیائے کرام و عظام گلستان حقہ ہیں جن سے گلہائے توحید کی مہک اٹھتی ہے اور عوام الناس اس سے مستفید و مستنیر ہوتے ہیں۔

☆ عورت کی عزت جزو لاینفک ہے کیونکہ وہ تمہاری نسلوں کی امین ہے۔

☆ قرآن مجید فرقان حمید اور سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعمال صالحہ کی بنیاد ہیں۔

☆ انبیا علیہم السلام کی معصومیت توحید حقہ کی سب سے بڑی دلیل و نشانی ہے۔

Marfat.com

☆ لاریب مرشد کامل و اکمل ہی مرید باصفا کیلئے ہر درد دکھ کا مداوا ہے۔

☆ دشمنان اسلام کے سامنے سینے سپر ہو کر چلو لیکن کاملین و اکملین کے حضور عقیدت و محبت کے نذرانے پیش کرو یہی سلف صالحین کا طریقہ ہے۔

☆ موت ان پر وارد ہوتی ہے جو عشق الٰہی اور عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بے بہرہ ہو۔

☆ خدمت خلق کو اپنی زندگی کا شعار بناؤ جو بمنزلہ خون ہے اور خدمت مرشد کامل و اکمل بمنزلہ روح ہے

☆ ہر وہ عمل جہاد ہے جس سے توحید کا پرچار ہو۔

☆ محبت فقراء کیلئے چولی دامن کا ساتھ ہے جبکہ نفرت ان کے قریب بھی نہیں بھٹک سکتی۔

☆ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں اگر وہ محبوب حقیقی کی محبت سے ہمہ تن گوش ہیں۔

☆ جس نے اللہ رب العزت کو پہچان لیا۔ اس سے زمین و آسمان کی کوئی چیز مخفی نہیں رہتی۔

☆ حکم کی تعمیل ادب پر فضیلت کی دلالت ہے اسے اپنے اوپر بند کرنا تصوف ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سال بودن اتقیا

یعنی اولیاء کاملین و اکملین کے ساتھ کچھ عرصہ صحبت رکھنا سو برس کے متقی ہونے سے افضل ہے۔

حضرت شیخ لُطفی رحمۃ اللہ علیہ

آپ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد واحد تھے۔ آپ کی پیدائش مبارکہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حین حیات میں ہوئی آپ کا بچپن حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود مبارک میں گزرا۔ چونکہ آپ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولاد پاک نہ تھی لہذا شیخ لطفی رحمتہ اللہ کی نہایت ہی ناز و نعمت سے پرورش کی۔ اور بہ نفس نفیس تعلیم کے زیور سے

Marfat.com

آراستہ و پیراستہ کیا۔ آپ بڑے متقی، پرہیز گار سلیم الفطرت ولی کامل تھے۔ والد بزرگوار شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال صد ملال کے بعد آپ امامت کے منصب جلیلہ پر فائز المرام ہوئے۔ جوان ہوئے تو آپ کی شادی خانہ آبادی ایک مسلم گھرانے میں ہوئی اور آپ کے ہاں بھی ایک بچہ تولد ہوا جس کا نام نامی اسم گرامی شیخ عنایت اللہ رکھا گیا۔ موصوف ممدوح نے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار عالیہ کو پختہ بنوایا اور اسے مزید توسیع دی۔

خواجۂ خواجگان فخر کون و مکان حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے دور میں ہی اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ آپ بڑے ملنسار، رحمدل منکسر المزاج حلیم الطبع ولی کامل واکمل تھے۔ آپ کے ہندو اعزہ واقربا نے آپ کو ہر قسم کا لالچ دیکر اسلام سے منحرف ہونے کی تجویز دی۔ جسے آپ نے ٹھکرادیا اللہ جل مجدہ ایسے کاملین کو پہلے ہی چن لیتا ہے۔ آپ کا مزار عالیہ اپنے والد بزرگوار کے مشرقی پہلو میں احاطہ غلام گردش مردانہ کی طرف ہے۔ آپ ہمیشہ اس پر عمل کرتے رہے۔

مزار پیر طریقت نصیحتی یاد است
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

یعنی مجھے پیر طریقت کی ایک نصیحت یاد ہے کہ ذکر الٰہی کے بغیر جو کچھ اس دنیا میں ہے سب برباد ہونے والا ہے

حضرت شیخ لطیف اللہ نور اللہ مرقدہ

حضرت شیخ لطیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی حضرت شیخ مراد اللہ تھا۔ آپ حضور قبلہ شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارہویں پُشت میں تھے۔ اور اکبر اعظم کے عہد میں مشہور ومعروف ولی کامل تھے آپ نے ہی اولاد کے اضافہ کیلئے دعا فرمائی تھی۔ اللہ جل مجدہ نے حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل ان کی دعا قبول کرلی تھی اور اولاد امجاد میں اضافہ جاری وساری ہے۔ آپ کے دو فرزند ارجمند تولّد ہوئے جن کے اسمائے گرامی القدر حضرت شیخ سلیمان اور حضرت شیخ عثمان رحمتہ اللہ علیہم تھے حضرت عثمان والد گرامی القدر کے مرید تھے۔ آپ کا

Marfat.com

مزار عالیہ مرقد پُر نور حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب جنوب آستانہ پاک کی کھڑکی کے ساتھ ہے۔

حضرت شیخ سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ حضرت شیخ لطیف اللہ کے بڑے فرزند ارجمند تھے اور اپنے دادا بزرگوارم حضرت مراد رحمہ اللہ کے مرید خاص تھے۔ آپ کا مزار بھی غلام گردش مردانہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔

وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جنکے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

حضرت شیخ عثمان نوراللہ مرقدہ

آپ حضرت شیخ سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کے برخوردار تھے۔ آپ کے والد گرامی القدر حضرت شیخ لطیف اللہ کو اپ سے والہانہ پیار تھا۔ آپ حافظ قرآن اور دینی علوم پر دسترس تھی۔ اپنے والد بزرگوار کے ہی مرید اور مراد تھے۔ آپ کا مزار پرانوار حضور خواجہ خواجگان غریب نواز ولی الھند عطائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے حجرہ پاک کے سامنے ہے آپ اس شعر کی عملی تفسیر تھے۔

قلب مخزن سرّ اسرار خدا
قلب را کی کلب سازد سرّ ہوا

یعنی دل خدا کے رازوں کا خزانہ ہے۔ دل نفسانی خواہشات کا کتا نہیں بن سکتا

حضرت شیخ مراد رحمتہ اللہ

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی شیخ سلیمان بن شیخ محمد تھا آپ بہت بڑے ولیء کامل تھے۔ موصوف کو اورنگ زیب عالمگیر کی طرف سے ایک فرمان کے ذریعے عروس البلاد لاہور کا ایک اعلیٰ منصب دار مقرّر کیا گیا تھا آپ کے بقول مشاہدۂ حق اولیاء اللہ کے توسّل عالی سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ محمد شادی نور اللہ مرقدہ

آپ شیخ حاجی رحمتہ اللہ کے بڑے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کے ہاں اولاد نرینہ نہ تھی۔ آپ کا مزار بھی احاطہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے آپ کا فرمان اقدس تھا: کمزوروں پر رحم کرو اور لقمہٴ حرام نہ کھاؤ

حضرت شیخ بڈھا رحمتہ اللہ علیہ

آپ کے والد گرامی القدر کا اسم گرامی شیخ ہاشم تھا۔ آپ تین بھائی تھے۔ جن میں آپ سب سے بڑے تھے۔ آپ درویش منش ولی کامل تھے۔ پابند صوم صلوۃ اور شریعت مطہرہ پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ آپ کا مزار مقدس احاطہ درگاہ معلیٰ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے آپ نے اپنی گفتار و کردار سے جو اخلاق کی تہذیب کا کام کیا ہے اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

آپ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری ہی دراصل اللہ تعالیٰ کی تابعداری ہے

جن کا وجود پاک ہے پیکر نور اوّلین
خاتم جملہ انبیاء سیّد جملہ مرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم
صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ محمد صلی اللہ علیہ و سلّم

آپ کے بھائی حضرت محمد بخش رحمتہ اللہ حضرت شاہ محمد صاحب چشتی نظامی بسی شریف ہوشیار پور (بھارت) کے مرید خاص تھے۔ رقم الحروف کا بھی گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور سے تعلق ہے۔

آپ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس مرید ہونے کیلئے تشریف فرما ہوئے۔ لیکن انہوں نے آپ کو مرید نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ جب عروس البلاد قطب الارشاد لاہور آؤ نگا تو

Marfat.com

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں یہ معاملہ پیش کرونگا۔ جو حکم ہوگا تعمیل ارشاد ہوگا۔ چنانچہ آپ حضرت پیر مہر علی شاہ لاہور میں حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار عالیہ پر تشریف فرما ہوئے تو یہ مسئلہ پیش کیا اور پھر حضرت شیخ بڈھا نور اللہ مرقدہ کو بیعت کیا۔ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ کیا خوب فرماتے ہے ؎

بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود ز رسم و راہ منزلہا

آپ اس شعر کی عملی تفسیر تھے

گرد تو گردد حریم کائنات
از تو خواہم یک نگاہ التفات

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے گرد تمام کائنات گردش کرتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک نظر لطف کا طالب ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ اس حدیث کے قائل تھے۔

اَلسَّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَآئہٖ

یعنی اولیاء اللہ کے قلوب پر سکون (آرام کرنا) حرام ہے (عوارف معارف)

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد میں آپ کا شمار اکابرین اولیاء کرام لاہور میں ہوتا ہے اسی دور میں حضرت میاں میر قادری نور اللہ مرقدہ کے سجادہ نشینوں میں ایک نالش بابت حصص دائر ہوئی۔ فریقین میں نواسئہ ہائے حنیف شاہ اور اولاد مسماۃ فضل النسا تھے۔ حکام کی طرف سے حضرت شیخ محمد شادی اور حضرت بڈھا سجادہ نشینان درگاہ مُعلیٰ حضرت دتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منصفین مقرر فرمایا گیا۔ تاکہ شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ ہو مزید برآں محترم کرم حسین سجادہ نشین حضرت مادھولال حسین رحمتہ اللہ علیہ جناب حسین دین سجادہ نشین میراں بادشاہ محترم کرم علی شاہ سجادہ نشین صدر دیوان اور عظیم شاہ سجادہ نشین لجالی پاک دامناں منصفین مقرر ہوئے۔ جنہوں نے شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ دیا اور فریقین نے اسے بسروچشم تسلیم کیا۔ کیوں نہ ہو سلامتی ہے اس شخص کیلئے جس نے ہدایت کی پیروی کی

Marfat.com

مولانا روم رحمۃ اللہ کیا فرماتے ہیں۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیاء

حقیقت حال تو یہ ہے۔

خاصانِ خدا خدا نہ باشند
لیکن از خدا جدا نہ باسند

آپ ہمیشہ فرماتے تھے:

اعتقاد عمل پر مقدّم ہے اور عبادت کی مقبولیّت عقیدے کی صحت پر موقف ہے۔

حضرت شیخ ضیا الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنے دادا بزرگوار حضرت شیخ محمد کے مرید خاص اور حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔ آپ کے دست حق پرست پر ہزاروں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے آپ کا ذکر ''عین التصوف'' مولفہ فضل لاہوری کے صفحہ 231 پر موجود ہے۔ آپ کی عمر عزیز ایک سوبیس برس تھی۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''انسانیت خدمت سے عبادت ہے'' مرگ الموت سے قبل ان کی زبان مبارک پر یہ شعر تھا۔

ہر چہ آید برسرم چو تو پسندی او است
بندہ چہ دعویٰ کند حکم خداوند راست

آپ کا وصال صد ملال 21 ذی قعدہ 1095 ہجری کے قریب ہوا موصوف کا مزار پر انوار احاطہ درگاہ معلّیٰ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

Marfat.com

تمام سجادہ نشینان قابل صد احترام ہیں اللہ جل جدہ بتوسل رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نگاہ التفات حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب پر خصوصی کرم فرمائے آمین۔

بے عنایات حق و خاصانِ حق
گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق

یعنی رب العزت کی رحمت اور اہل اللہ کی نظر عنایت کے بغیر اگر فرشتہ بھی ہو تو اس کا نامہ اعمال سیاہ ہی ہوگا۔

ان کاملین واکملین کی بالعموم اور شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالخصوص کی روح پر فتوح آج بھی ہم میں موجود ہے' کیونکہ ایسے کامل واکمل ولیوں کی زندگی میں ان کی توجہ کے 9 حصے اللہ جل مجدہ کی طرف ہوتے ہیں اور صرف ایک حصہ مخلوق خدا کی طرف ہوتا ہے جبکہ حیات ظاہری کے بعد 9 حصے مخلوق خدا کی طرف اور صرف ایک حصہ اللہ جل مجدہ کی طرف ہوتا ہے۔ آج کے شر انگیز اور پر فتن دور میں انہی بزرگان دین وحقہ کے دامن آغوش میں پناہ لی جانی ضروری ہے اور اس کا حقیقی علاج یعنی آب نشاط انگیز انہی اللہ والوں کے چشمہ فیض سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

دَر دَر دی توں چھڈ غلامی' گولی بن اک در دی
جے گولی اک در دی بنیں' مالک بنیں گھر دی

بزرگان دین کے مزارات پر انوار آج بھی مرجع خلائق ہیں' لوگ ان کی ارواح سے کسب فیض کرتے ہیں' یہ اولیاء کاملین واکملین جب تک اس عالم رنگ و بو میں رہیں گے' اپنے فیض کے چشموں سے لوگوں کو سیراب کرتے رہیں گے' لوگ ان کے حسن اخلاق اور کشف و کرامات سے مستفید ہوتے رہیں گے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اتنے محبوب ہوتے ہیں کہ بعد از وصال بھی ان کے فیض کے چشمے جاری وساری رہیں گے۔

دربار شہنشہی سے خوشتر

Marfat.com

مردان خدا کا استانہ

(علاّمہ)

آفتاب آمد دلیل آفتاب ☆ گنج بخشؒ آمد جواب گنج بخشؒ
وقت مشکل امتاں را ساز و برگ ☆ یک دعائے مستجاب گنج بخشؒ

حضور قبلہ میاں عمرالدین طالب عارف گڑھ شنکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ہی کاملین و اکملین کی مدح سرائی کرتے ہوئے کیا خوب سے خوب تر فرماتے ہیں۔

ذاتے کہ بود و صف اولایدرک البصر
ہر جاں عیاں بنور جمال محمدی
ایں عقل و علم و ہوش بہ نزدم فرامشی است
خواندم ز پیر نقطہؑ قال محمدی
طالب ز خاک مرقد پاکش جدا مباد
قربانست و برصحابہؓ و آل محمدی

(وہ ذات کہ جس کی صفات کا ادراک آنکھ کو نہیں جمال محمدی سے ہر جگہ عیاں ہے یہ عقل و علم و ہوش میرے نزدیک کچھ بھی نہیں میں نے قال محمدی سے یہ بات پڑھ لی ہے)

طالب ان کی مرقد پاک کی خاک پر قربان ہے
اور صحابہ اور آل محمد پر قربان ہے
بس طالب صبر کرو اچھا نا ہیں بولنا
رضا اتے راضی رہنا بھیت ناہیں کھولنا
جس تل پیارا رکھے او ہو نرخ تولنا
ہجویریا ندا بال بن کے دھیان کیہیا لبھدا
پیارے نوں ملاؤ کوئی خوف کرو رب دا
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
رحم فرما کر زحدی گزر تشنہ لبی

Marfat.com

نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوئی تو شد بے ادبی

سوئے حرم رواں ہے سرور شکستہ پا
وقت مدد ہے قافلہ سالار جُنیدؒ

نام نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

وقت کی ضرورت

حضور قبلہ عالم شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک ایک ایک لفظ گنجینہ حکمت و معرفت ہے اور امت مسلمہ کی روحانی و باطنی فروغ کے لئے اور طالبان حق وصداقت اور تشنگان چشمہ معرفت کے لئے خزینہ رشد ہدایت ہے۔ آپ سے عقیدت واحترام کا تقاضا ہے کہ ہم آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور آپ کے ارشادات وفرمودات کو مشعل راہ بنائیں۔ کیونکہ آپ ایسے روحانی رہنما، متصوف اور ولی کامل تھے جنہوں نے ذاتی اغراض اور نام ونمود کی خواہش سے بے نیاز ہو کر دین متین کی خدمت کی اور یہی آپ کا مقصد حیات تھا۔ جس کے لئے تا دم حیات کوشاں رہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ کے فکری، علمی اور عملی افکار سے آگاہ کرنے کے لئے ایک اکیڈمی کا قیام جدید تقاضوں کی روشنی میں عمل میں لایا جائے۔ تاکہ حضرت شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی پر ریسرچ کی جائے، جنہوں نے ساری عمر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشن کو اجاری وساری رکھا اور یہاں مدرسہ ہو جو جامعہ الازہر کے پیٹرن پر جدید تقاضوں کے مطابق عمل میں لانا چاہیے تاکہ دینی علوم کو ممتاز اور ممیز پوزیشن حاصل ہو اور ان جامعات کے فارغ التحصیل طلباء و طالبات ایک انوکھے ارفع و اعلیٰ مقام کے حامل ہوں۔ کیونکہ ان کے قلوب واذھان کی تنویر کے ساتھ عقائد کی بھی تزئین ہو سکے گی۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نور رستہ اس گھر کی نگرانی کرے

Marfat.com

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے کے مصداق ان عُرفاء کے تذکار جمیلہ کا مطالعہ طمانیت قلب اور روحانیت میں ترقی وعروج کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بجاہٗ نبیک الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ جات

شجرۂ طیبہ حضرت مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

علی ہجویریؒ آں پیر ولایت — زدست شیخ ابو الفضلؒ ہدایت
ابو الفضلؒ از علی حُصری گرفتہ — بدست خدمت اسرار نہفتہ
علی حُصریؒ بوئے اسرار کلی — رسید از خدمت بوبکر شبلیؒ
بہ شبلیؒ از جنیدؒ آمد عطائے — کہ در عالم شدہ او رہنمائے
جنیدؒ از سری سقطی پوشید — لباس پارسائی راچہ خوش دید
سرّی سقطی از معروف خرقہ — بہ برپوشیدہ و شدوائے فرق
شدہ معروف از داؤد طائی — چراغ خانقاہ پارسائی
بہ داؤد از حبیبؒ آں فتح یاب است — حبیب آں کز حسنؒ او کامیاب است
حسن بصریؒ مرید مرتضیٰ بود — علیؒ راپیر کامل مصطفیٰ بود

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ طیبہ طریقت ○ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

ہو رقم کس سے تمہارا مرتبہ یا گنج بخشؒ — ہیں ثنا خواں آپ کے شاہ و گدا یا گنج بخشؒ
بحرِ غم میں ہوتی ہے زیر و زبر کشتی میری — لو خبر بہر محمد مصطفیٰ یا گنج بخشؒ
مہرباں ہو کر ہماری مشکلیں آساں کرو — صدقہ حضرت علیؓ المرتضیٰ یا گنج بخشؒ
از پئے خواجہ حسن بصریؒ مجھے ہونے نہ دو — پھندۂ حرص و ہوا میں مبتلا یا گنج بخشؒ
از برائے طاعت حضرت حبیب عجمی کرو — نورِ ایماں سے منور دل میرا یا گنج بخشؒ
حضرت داؤد طائی پیر کامل کی طفیل — کیجئے سب حاجتیں سب کی روا یا گنج بخشؒ
از پئے معروف کرخی خواب میں آ کر مجھے — چہرۂ انور دکھا دو برملا یا گنج بخشؒ
از برائے سری سقطی رہے لب پر میرے — اسم اعظم آپ کا جاری سدا یا گنج بخشؒ
از پئے الطاف تکریم و فیوضات جنید — ہو ہمارے حال پر نظر عطا یا گنج بخشؒ
از برائے حضرت ابوبکر شبلی نامدار — ہو ہمارے دل کا حاصل مدعا یا گنج بخشؒ
از پئے حضرت علی حصریؒ مجھے کر دو رہا — ہوں گرفتار غم و رنج و بلا یا گنج بخشؒ
از برائے بو الفضل ختلی رہے جلوہ نما — ہر گھڑی دل میں تصور آپ کا یا گنج بخشؒ
یا علی مخدوم ہجویری برائے ذات خویش — غیر کا ہونے نہ دو ہم کو گدا یا گنج بخشؒ
جب نظر لطف و کرم کی شیخ ہندیؒ پر پڑی — کر دیا قطرے سے دریا آپ نے یا گنج بخشؒ
حضرت خواجہ معین الدینؒ فرید الدینؒ کو — گنج عرفاں آپ کے در سے ملا یا گنج بخشؒ
اس بشر کے ہو گئے فوراً سبھی مطلب روا — صدق سے ایک مرتبہ جس نے کہا یا گنج بخشؒ
آپ کے دربار عالی میں کیا جس نے سوال — آپ نے ہے بخشا گنج بے بہا یا گنج بخشؒ
کس کے در پر یہ ظہور الدین کرے جا کر سوال — آپ کے دربار عالی کے سوا یا گنج بخشؒ
طے کیا ہجویر سے لاہور کا مشکل سفر — آپ کو منظور تھی رب کی رضا یا گنج بخشؒ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ طیّبہ طریقت

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

O

حمد و توصیف و ستائش ہے خدا کے واسطے
کبریائے خالقِ ارض و سما کے واسطے

یا الٰہی حضرت خیر الوریٰ کے واسطے
سرور عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے

حضرت شیر الٰہی بادشاہ بحر و بر
چشمۂ عرفان علی مرتضیٰ کے واسطے

مخزن علم لدنی معدن علم و حیا
اس حسن بصری سراج اولیاء کے واسطے

تاج فرق اولیاء شاہنشہ ملک عجم
شیخ ما حضرت حبیب خدا کے واسطے

مقتدائے دو جہاں و ہادیٔ راہ خدا
حضرت داؤد طائی باصفا کے واسطے

نیرّ برج ولایت آسمان معرفت
حضرت معروف کرخی بے ریا کے واسطے

شیخ عبداللہ سرّی سقطی کان حیا
بادشاہ اولیاء و اتقیاء کے واسطے

آفتاب چرخ عرفان شیخ ابوالقاسم جنید
منبع ارشاد و رشد و اہتدا کے واسطے

گوہر عمان وحدت قلزم جود و سخا
شیخ شبلی صاحب حلم و حیا کے واسطے

دور کر دونوں جہاں کا رنج و کلفت اے خدا
شیخ ما حضرت علی حُصری ہدیٰ کے واسطے

دو جہاں کی نعمتیں تو بخش دے یارب مجھے
حضرت بوالفضل ختلی رہنما کے واسطے

Marfat.com

کر کرم مخدوم علی ہجویر داتا کے طفیل ——— نیّر حضرت مصطفیٰ و مرتضیٰ کے واسطے
زمرۂ عشاق پیغمبر میں میرا حشر ہو ——— انبیاء و متقین و صالحین کے اوسطے
حرص نفسانی سے دل کو پاک کر دمبدم ——— میرے مورث شیخ ہندی باخدا کے واسطے
کر غریق بحر وحدت دُرِّ عرفاں مجھے ——— یعنی اس مسکین عاجز باخدائے کے واسطے
حُبّ دنیا اور دل کو بعد صد فرسنگ ہو ——— اولیاؤ مرتضیٰ و مصطفیٰ کے واسطے
بادۂ عشق نبی کا نشہ آنکھوں میں ہے ——— دل بنے قبلہ نما خیرالوریٰ کے واسطے
اتباع سنّت نبوی رہے ہر دم مجھے ——— ہوں نہ غافل ایک دم کو بھی خدا کے واسطے
نور احمد شمع مرقد دامن آل رسول ——— لطف اپنا دے مجھے روز جزا کے واسطے
حق کسی کا نہ ہو گردن پر میری یوم تناد ——— کر شہادت کا سبب میری فنا کے واسطے
ان بزرگوں کا تصدّق جو ہیں موصوف الصدّر ——— بخش ایں جانب شرف میری دعا کے واسطے
یا الٰہی اب مصنف کو تو وہ انعام بخش ——— شمس کی خواہش جو ہے داتا خدا کے واسطے

—O—

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرۂ نسبی (جدّی) حضرت سیّد مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

شکر پر بھی شکر ہے ہر دم خدا کے واسطے
دمبدم شاکر رہو ہر دم خدا کے واسطے

دو جہاں میں تو ہی تو ہے لَا اِلٰہَ کچھ نہیں
بھید اِلَّا اللہ سمجھو خود خدا کے واسطے

یہ نماز، روزہ ساری بندگی سجدہ سجود
کفر ہے ہرگز نہ تو جزء خدا کے واسطے

بعد پھر بندگی کے پڑھ درود ونعت تو
فرض پہ فرض پڑھ خیرالوریٰ کے واسطے

دیکھیئے قرآن میں فرمایا خدا نے جابجا
کس قدر رتبہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے

اور خدا کے یار کے جو یار ہیں ان پر سلام
تو بھیج ہر دم چار یارِ باخدا کے واسطے

اور محبت دل میں رکھ ان کی جو ہیں بارہ امام
پیر و مرشد پنجتن ہادی ہُدا کے واسطے

معتمد سجرہ رقم داتا کا جدّی اب سنو
جان و دل سے تم پڑھو روز جزا کے واسطے

یاالٰہی دمبدم قرباں ہو میرا جان و دل
اس حسنؓ خستہ جگر صاحب لوا کے واسطے

یا الٰہی دو جہاں کی کر مجھے قوت عطا
حیدر کرار علیؓ شیر خدا کے واسطے

یا الٰہی دمبدم قرباں ہو میرا جان و دل
اس حسنؓ خستہ جگر صاحب لوا کے واسطے

یا الٰہی دو جہاں میں شاد اور آباد رکھ
سیّد زیدؓ سخا اہل وفا کے واسطے

Marfat.com

یا الٰہی کفر و شرک غیر سے دل پاک کر
اس حسین اصغرؒ سراسر باصفا کے واسطے

یا الٰہی فرض و سنّت پر مجھے قائم تو رکھ
اس ابوالحسنؒ علی رہنما کے واسطے

یا الٰہی دے شجاعت عشق احمد کی مجھے
اس شہنشاہ شجاع یوسف لقا کے واسطے

یا الٰہی ذات واحد کا مجھے تو عبد رکھ
عبدالرحمٰنؒ باصفا و باوفا کے واسطے

یا الٰہی فقر کی نعمت سے دل معمور کر
بادشاہ سیّد علیؒ ہر دو سرا کے واسطے

یا الٰہی کر نہ تو محتاج مجھ کو غیر کا
زیر داماں اپنے رکھ عثمانِؒ حیا کے واسطے

یا الٰہی تو خدایا دو جہاں کا گنج بخشؒ
گنج بخش مخدوم علیؒ صاحب سخا کے واسطے

یا الٰہی اب مصنّف کو تو وہ انعام بخش
شمس کی خواہش جو ہے داتا خدا کے واسطے

پاسبانِ عزّت اُمُّ الکتاب
از نگاہش خانۂ باطل خراب

شاعرِ مشرق علاّمہ اقبالؒ

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خطیب الملّۃ جناب محمد بخش مسلم مرحوم و مغفور خطیب مسلم مسجد لاہور

مُرشد و مخدوم شیدائے کلامِ کبریا ترجمانِ حق فِدائے سنتِ خیرالوریٰ
داعیِ توحید و آمینِ محمد مصطفیٰ ﷺ طالب صدیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ و مرتضیٰؓ
سیّد و حسنی، حسینی و امامُ الاصفیا غزنوی، حنفی، جنیدی، پیکرِ علم و ہدیٰ
راز دار و خوش شناس است و حقیقت آشنا کشف المحجوب است، شاہکارِ ولی الاولیاء
در دیارِ کفر آمد، صاحبِ نور و ضیاء عالماں را پیشوا و عارفاں را مقتدا
گفت تبلیغ و تصوّف مرحبا، مرحبا بیگماں شد اوّلیں معمارِ پاکستان
خواجہ اجمیرؒ داند سیّد ہجویر را آشنا گوید بوصفِ آشنا و ہمنوا

گنج بخشِ فیض عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقِصاں را پیرِ کامل کامِلاں را راہنما

جب نظر ڈالی لطف و کرم کی شیخِ ہندی پر کبھی
کر دیا قطرے سے دریا آپ نے یا گنج بخش

Marfat.com

غریبم یا رسول اللہ غریبم
بریں نازم کہ ہستم امتِ تو!
ندارم در جہاں جز تو حبیبم
گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

ماخذ و مراجع

۱۔ حسن سنجری دہلوی: فوائد الفواد، لاہور ۱۹۶۳ء۔

۲۔ الذہبی: تاریخ دول الاسلام، ج ۳ حیدر آباد ۱۳۳۷ھ۔

۳۔ نورالدین جامی: نفحات الانس، نولکشور ۱۸۷۴ء

۴۔ ابوالفضل: آئین اکبری، ج ۳ نولکشور ۱۸۶۹ء۔

۵۔ لعل بیگ بخشی شہزادہ مراد بن اکبر بادشاہ: ثمرات القدس (تالیف ۱۰۰۷ء) قلمی نسخہ مملوکہ ظفر حسن، کراچی۔

۶۔ داراشکوہ بن شاہجہان سفینۃ الاولیاء کانپور ۱۸۷۲ء۔

۷۔ غلام سرور: خزینۃ الاصفیاء (تالیف ۱۲۸۱ھ) نولکشور ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۴ء

۸۔ نور احمد: تحقیقات چشتی لاہور ۱۸۶۵ء۔ ری پرنٹ ۱۹۴۶ء

۹۔ محمد لطیف: (History And Antiquities Of Lahore) لاہور ۱۸۹۲ء۔

۱۰۔ عبدالماجد: تصوّف اسلام اعظم گڑھ ۱۳۴۳ھ۔

۱۱۔ ہاشمی فرید آبادی: ماثر لاہور، لاہور ۱۹۵۶ء۔

۱۲۔ عبدالحی حبیبی: تاریخ وفات داتا گنج بخش علی ہجویری غزنوی، در اورینٹل کالج میگزین پنجاب یونیورسٹی، فروری ۱۹۶۰ء

۱۳۔ محمد شفیع لاہوری: مقالات لاہور ۱۹۶۰ء

۱۴۔ ظہیر احمد بدایونی: ظہیر المطلوب، اردو ترجمہ کشف المحجوب لاہور ۱۹۰۹ء۔

Marfat.com

شجرہ طیبہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شجرہ جدی

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

شکر پر بھی شکر ہے ہر دم خدا کے واسطے
دمبدم شاکر رہو ہر دم خُدا کے واسطے

دو جہاں میں تو ہی تو ہے لا الہٰ کچھ نہیں
بھید اِلا اللہ سمجھو خود خدا کے واسطے

یہ نماز و روزہ ساری بندگی سجدہ سجود
کفر ہے ہر گز نہ کر تو جُز خدا کے واسطے

بعد پھر ہر بندگی کے پڑھ درود و نعت تو
فرض پر یہ فرض پڑھ خیرالوریٰ کے واسطے

دیکھئے قرآن میں فرمایا خُدا نے جابجا
کس قدر رُتبہ محمد ﷺ مصطفےٰ کے واسطے

اور خُدا کے یار کہ جو یار ہیں اُن پر سلام
بھیج ہر دم چار یارِ باخُدا کے واسطے

اور محبت دل میں رکھ اُن کی جو ہیں بارہ امام
پیرو مرشد پنجتن ہادی ہُدا کے واسطے

معتمد شجرہ رقم داتاؒ کا جدی اب سنو
جان و دل سے تم پڑھو روزِ جزا کے واسطے

یا الٰہی دو جہاں کی کر مُجھے قوت عطا
حیدرؓ کرار علی شیر خدا کے واسطے

یا الٰہی دم بدم قربان ہو میرا جان و دل

Marfat.com

ب

اس حسنؒ خستہ جگر صاحب لوا کے واسطے
یا الٰہی دو جہاں میں شاد اور آباد رکھ

سید زیدؒ سخا اہلِ وفا کے واسطے
یا الٰہی کفرو شرک وغیرہ سے دِل پاک کر

اس حسینؒ اصغر سراسر باصفا کے واسطے
یا الٰہی فرض سُنت پر مُجھے قائم تو رکھ

اُس ابوالحسنؒ علی راہنما کے واسطے
یا الٰہی دے شجاعت عشق احمد کی مُجھے

اس شہنشاہِ شجاع یوسف لقا کے واسطے
یا الٰہی ذاتِ واحد کا مُجھے تو عبد رکھ

عبدالرحمٰنؒ با صفا و باوفا کے واسطے
یا الٰہی فقر کی نعمت سے دِل معمور کر

بادشاہ سید علیؒ ہر دوسرا کے واسطے
یا الٰہی کر نہ تو مُحتاج مجھ کو غیر کا

داتا زیر داماں اپنے رکھ عثمان حیا کے واسطے
یا الٰہی تو خدا یا دوجہان گنج بخشؒ

گنج بخش مخدوم علیؒ صاحب سخا کے واسطے
یا الٰہی اب مصنّف کو تو وہ انعام بخش

شمس کی خواہش جو ہے داتا خدا کے واسطے

Marfat.com

طریقت شجرہ سلسلہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حمد و توصیف و ستائش ہے خدا کے واسطے
کبریائے خالق ارضِ و سما کے واسطے
یا الٰہی حضرتِ خیرالوریٰ کے واسطے
سرورِ عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفٰے کے واسطے
حضرت شیر الٰہی بادشاہِ بحروبر
چشمہء عرفانِ علی مرتضٰے رضی اللہ عنہ کے واسطے
مخزنِ علمِ لدنی معدنِ حِلم و حیا
اُس حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سراج الاولیا کے واسطے
تاج فرقِ اولیا شاہنشہ ملکِ عجم
شیخ ما حضرت حبیب رحمۃ اللہ علیہ باخدا کے واسطے
مقتدائے دو جہان و ہادیئے راہ خُدا
حضرت داؤد طائی باصفا کے واسطے
نیّرِ بُرج ولایت آسمانِ معرفت
حضرت معرُوف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بے ریا کے واسطے
شیخ عبداللہ سرّی رحمۃ اللہ علیہ سقطی کانِ حیا
بادشاہِ اولیاء واتقیا کے واسطے
آفتاب چرخ عرفاں شیخ ابوالقاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ
منبع ارشاد ورُشد واہتدا کے واسطے
گوھرِ عمانِ وحدت قلزمِ جُودوسخا
شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب علم وحیا کے واسطے
دُور کر رنج و الم دونوں جہاں کا یاخُدا
شیخ ماحضرت علی عسُری ہُدا کے واسطے

Marfat.com

دو جہاں کی سروری تو بخش دے یا رب مجھے
اُس ابوالفضل خطلیؒ رہنما کے واسطے
کرکرم مخدوم علی ہجویر داتا گنج بخشؒ
مصطفےٰ و مُرتضےٰ خیرالنساء کے واسطے
حرص نفسانی سے دل کو پاک کر دمبدم
میرے مورث شیخ ہندی با خدا کے واسطے
کر غریق بحرِ وحدت دے دُرِ عرفان مجھے
یعنی اس مسکین عاجز باخدا کے واسطے
حُبِ دنیا اور دل کو بعد فرسنگ ہو
اولیاءؑ مرتضےٰ علیہ السلام و مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
بادۂ عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نشہ آنکھوں میں رہے
دل بنے قبلہ نُما خیرالوارئ کے واسطے
اتّباع سُنتِ نبوی رہے ہر دم مجھے
ہوں نہ عازم ایک دم کو بھی خطا کے واسطے
نورِ احمد شمع مرقدِ دامنِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
لُطف اپنا دے مجھے روزِ جزا کے واسطے
زُمرۂ عشاق پیغمبر میں میرا حشر ہو
متقین و صالحین و انبیاء کے واسطے
حق کسی کا نہ ہو گردن پر یوم تناد
کر شہادت کا سبب میری فنا کے واسطے
اُن بزرگوں کا تصدق جو ہیں موصوف الصدر
بخش ایجاب شرف میری دعا کے واسطے
یا الٰہی اب مصنف کو تو وہ انعام بخش
شمس کی خواہش جو ہے داتا خدا کے واسطے

Marfat.com

اغلاط نامہ

غلط الفاظ	درست الفاظ یہ آنا ہے	صفحہ	سطر
متوی لی	متولّی	6	17
بہرہ ور	کافی عرصہ بہرہ ور	7	7
ہی کو	کو ہی	8	13
تعجب	تعجّب	8	15
عنہکی	عنہ کی	8	20
عنہکی	عنہ کی	9	17
اس	اسم	11	12
جاندھر	جالندھر	11	13
تھی	تھیں	11	17
ہائی کورٹ	ہائی کورٹ انڈیا	12	14
سنگھ کے	سنگھ کے پاس	12	15
	حضرت مخدوم	13	14
قبولی	قبول	15	10
محکمہ اوقات	محکمہ اوقاف	16	19
تکہ	تکیہ	16	21
تعلق	تعلق بھی	17	13
تفسیر فقہ	تفسیر فقیہ	17	16
فقہ	فقیہ	19	10
صل	صلّ	20	4
ذرا	ذرہ	21	3
عوارض	عوارف	21	8
اولیاء کے بعد	شیخ عبدالقادر جیلانی	27	16
مصطفیلی	مصطفےٰ صلی	30	12
مقبولصلی	مقبول صلی	31	6
اکرمصلی	اکرم صلی	31	8

غلط الفاظ	درست الفاظ یہ آنا ہے	صفحہ	سطر
حفیہر	حنیفہ	31	20
مصطفیلی	مصطفےٰ صلی	32	9
بابڑا	باڑا	32	19
رازی وہ	رازی ہو	33	13
کونینصلی	کونین صلی	34	1
وسلمپر	وسلّم پر	34	13
وسلمخلقت	وسلّم خلقت	34	14
وسلمبنا	وسلم بنا	34	14
وسلّما	وسلّم اپنی	34	15
حفیہر	حنیفہ	34	17
آپصلی	آپ صلی	34	21
آپصلی	آپ صلی	34	22
وسلمکی	وسلّم کی	34	23
اکرمصلی	اکرم صلی	35	1
تمھار	تمھارا	36	9
سہور	ظہور	39	5
مساع	مساعی	41	5
حضورتادا	حضورداتا	42	9
عظیم کارنہ	عظیم کارنامہ	43	9
زیباے	زیبال	43	14
اناالیہ	انااللہ الیہ	44	1
شعرکے عمل	شعر کی عملی	44	4

Marfat.com

ذخیرہ

اغلاط نامہ

غلط الفاظ	درست الفاظ یہ آنا ہے	صفحہ	سطر نمبر
پرانور	پرانوار	45	7
عف	عرف	45	18
ا	اف	45	21
ہمارا	ہمارے	47	5
سید ہجویر	سید علی ہجویر	47	7
زندگی کی	زندگی کا	47	18
خلیفہ واحد خلیفہ	واحد	48	9
حضرات	حضرت	48	16
این	ایں	48	20
سجاسدہ	سجادہ	48	22
علم دین	علم الدین	50	16
اجمری	اجمیری	51	1
ھضت	حضرت	51	2
رحمتہ	رحمتہ	51	19
قبر محمد خاں	محمد خاں	52	7
نشین اب	اب مجاورین	53	1/3
پرانور	پرانوار	53	14
سل بچس	سل پر	54	21
ادت	سعادت	55	5
آسمان	آسماں	55	7
سائل	مسکین	56	3
حدۃ	وحدہ	56	12
مسکین	مسکیں	58	14
گردن۔	گردن	61	1
گنج بخش	گنج بخشی	61	10
صاھب	صاحب	62	5
یابوں	جویاں	63	6
حصورل	حصول	63	15
چونکہ آپ	چونکہ حضرت	64	21
جلیہ	جلیلہ	65	2
اللہ کواپ	اللہ کو آپ	66	10
رحمتہ اللہ	رحمت اللہ علیہ	66	17
رحمتہ اللہ	رحمت اللہ علیہ	67	17
رقم	راقم	67	18
رحمتہ اللہ	رحمتہ اللہ علیہ	68	4
رحمتہ اللہ	رحمتہ اللہ علیہ	68	11
معارف	المعارف	68	14
لجال	بی بی	68	21
رحمتہ اللہ	رحمتہ اللہ علیہ	69	1
پاشند	پاشد	69	5
پاشند	پاشد	69	6
مولفہ	مولقہ	69	12
جدہ	مجدہ	70	1
نور	نو	71	22
	رضی اللہ تعالیٰ عنہ	73	7
ابوبکر	بوبکر	74	2
حہ صل	حاصل	74	2
الصدّر	الصدر	76	0
سجرہ	شجرہ	77	2

Marfat.com

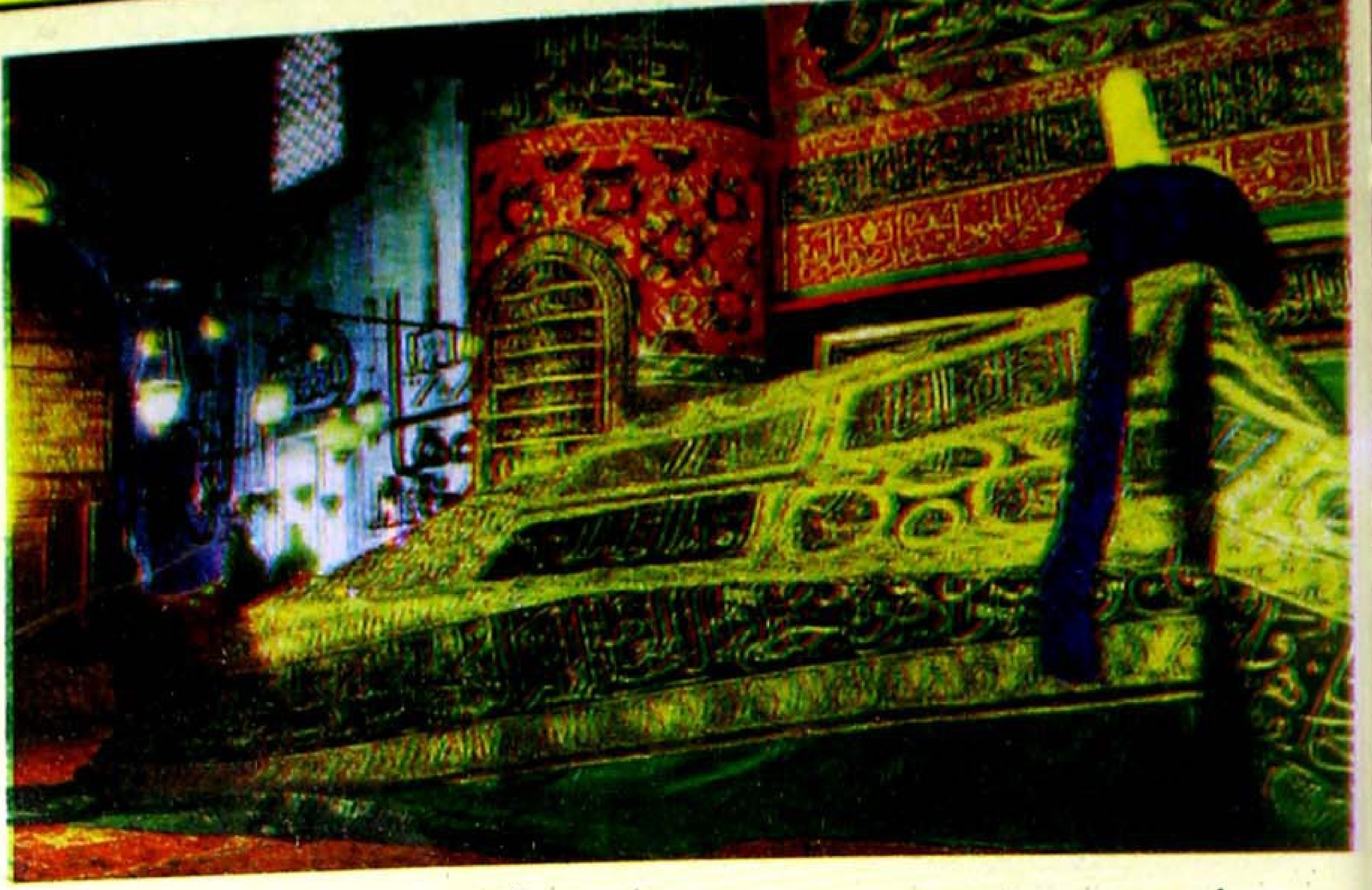

مزارِ مقدّس و منور حضرت مولانا جلال الدین المعروف بہ پیرِ رومی (مرشد کامل و اکمل)، رحمۃ اللہ علیہ یہ ایک چبوترے پر بلند و بالا عظیم الشان تاریخی پُرسُرور مقام پر ایک مردِ کامل و اکمل حضرت قبلہ مولانا جلال الدین رومی نور اللہ مرقدہٗ کا مزارِ پُرانوار ہے۔ یہ دربار دُربار ترکی کے ایک مشہور و معروف شہر "قونیہ" میں ہے۔ تصویر ہذا میں آپ رحمۃ اللہ کے پائے اقدس (قدوم) آپ کے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پُرانوار ہے۔ اس کے ملحقہ فانوسوں کے عین نیچے تین مزید مزاراتِ عالیہ کے کچھ حصص نظر آرہے ہیں جو پیرِ رومی رحمۃ اللہ کے قابلِ صد احترام عظیم خلفائے کرام و عظام اور اعزّہ و اقربا کے ہیں۔ ان کی قبورِ عالیہ بھی اسی بلند و بالا چبوترہ پہ عہدِ رفتہ کی یاد تازہ کر رہی ہیں اس مقام صد احترام پر شاعرِ مشرق حضرت علّامہ اقبال رحمۃ اللہ اور ملّت اسلامیہ کی عظیم ہستیوں کو نہ صرف حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے بلکہ مثنوی شریف کے قاری ہونے کی بھی سعادت سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ بغیر کسی ریسرچ یا محققانہ پہلو کے آج کل اس تصویر کو حضور پُرنور شافع یوم النشور رحمت عالم نورِ مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ پُرانوار سے منسوب کرنے کی غیر تحقیقی جسارت ہو رہی ہے اور انٹرنیٹ پہ بھی اس تصویر کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روضہ اقدس بتایا جا رہا ہے جو ایک گناہِ عظیم ہے۔ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزارِ پُرانوار (روضہ اقدس) تک صدیوں سے کسی ظاہری آنکھ کی رسائی نہیں چہ جائیکہ جدید تصویر کس طرح لی گئی۔ علاوہ ازیں رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حجرہ شریف میں صرف اور صرف تین مزاراتِ مقدّسہ مطہرہ ہیں جو کہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدنا عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہیں جب کہ مذکورہ بالا تصویر میں تین سے زائد قبور کی نشاندہی اظہر من الشمس ہے۔ براہ کرم اس کی تصحیح کر کے ملتِ اسلامیہ کو اس عظیم گناہ سے بچائیں۔

پروفیسر غلام سرور رانا
گورنمنٹ کالج ، لاہور

Marfat.com

جب نظرِ لطف و کرم کی شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی
کر دیا قطرے سے دریا آپ نے یا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

حضرت سیدنا
السید علی بن عثمان ہجویری رضی

5153

Marfat.com

جب نظر لطف و کرم کی شیخ ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی

کر دیا قطرے سے دریا آپ نے یا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

حضرت سیدنا

السید علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

5153

Marfat.com